يدُ اللهِ على الجماعة (ترمذی) لا جماعة إلا بإمارة (دارمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث لاہور

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

بانی: مجتہد العصر محقق دوراں محدث حضرۃ العلام حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ

بیادگار: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ

حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

نگران اعلیٰ: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 59 | شمارہ 13 | جمعۃ المبارک 23 تا 29 جنوری 2015ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847

عفت وحیاء

اسلامی معاشرے میں فحاشی وعریانی کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ اسلامی معاشرے کی ایک بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ وہ فحاشی وعریانی اور بے راہ روی سے پاک اور شرم وحیاء کے زیور سے مزین ہوتا ہے اسی لیے اسلام عورت کو پردے کا حکم دیتے ہوئے اسے مخلوط مجالس میں شرکت کرنے ،تنگ وعریاں لباس پہننے ، بے پردہ بازاروں میں گھومنے ،غیر محرم مردوں سے نرمی کے ساتھ بات کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ حیاء ایمان کا حصہ ہے اور یہ وہ نازک پودا ہے کہ اگر یہ اُجڑ جائے تو زندگی کے پورے باغ پر خزاں ڈیرے ڈال لیتی ہے ، بے حیائی وفحاشی کے خاردار جنگل اُگ آتے ہیں ، شرافت ، نجابت اور غیرت کسی اور دیس میں جا بستے ہیں اس لیے اسلام تو کیا ایک دنیاوی معاشرہ بھی زیادہ دیر تک حیاء وعفت کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔

یاد رہے کہ فحاشی صرف زنا کا نام نہیں بلکہ قول وفعل کی برائی اور بدچلنی پر اُکسانے ،نفسانی خواہش جگانے والا ہر عمل یعنی کسی خاتون پر نظر ڈالنا ، دماغ سے فحش باتیں سوچنا ، فحش کاموں کی منصوبہ بندی کرنا اور زبان سے برائی کا اظہار کرنا بھی فحاشی کے زمرے میں شامل ہے ، لہٰذا انسانی عزت وآبرو کو قائم رکھنے اور فحاشی وعریانی کے خاتمے کے لیے اسلام نے نکاح کا سلسلہ رکھا ہے کیونکہ نسل انسانی اور معاشرتی بقاء وترقی کا انحصار مرد اور عورت کے جائز باہمی تعلق پر ہے ، اس تعلق کی ایک جائز اور قانونی شکل نکاح ہے اس کے برعکس زنا اسلامی شریعت میں بڑا بھیانک جرم ہے اس سے پورے معاشرے کی چولیں ہل جاتی ہیں۔ ایک عفیف وپاکیزہ معاشرے کا قیام اس وقت ہی ممکن ہوسکتا ہے جب معاشرے کا ہر فرد اپنے مسلمان بھائی کی بہن بیٹی کو اپنی بہن اور بیٹی تصور کرے گا بصورت دیگر نہیں۔

حکومت وقت کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ ملکی ومعاشرتی استحکام کے لیے قرآن وسنت کو دستور وآئین اور اپنا نصب العین بناتے ہوئے معاشرتی امن وسکون اور مسلمان کی عزت وآبرو کی حفاظت کے لیے عیش وعشرت یعنی حدود اللہ کا استہزاء اڑانے والے فائیو سٹارز ہوٹلز اور اڈوں کا خاتمہ کرے جہاں بنت حواء کی عزت کو تار تار کرکے شرم وحیاء کی خوب دھجیاں اڑائی جاتی ہیں اور مسلمان لڑکیوں کی سرعام نیلامی کی جاتی ہے ، اگر کوئی یہ کہے کہ بنت حواء کی نیلامی کے اڈے بھی قائم رہیں اور معاشرہ پاک وصاف ہوجائے تو یہ ہرگز ممکن نہیں۔

www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصولِ امن کے سنہری اصول بزبانِ رسول مقبول

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ. ''سیدنا ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کی ہم اُس آدمی کو مفلس سمجھتے ہیں جس کے پاس دنیا کا مال ومتاع نہ ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میری اُمت میں سے مفلس وہ ہوگا جو قیامت کے دن نماز، روزوں اور زکوٰۃ کے ساتھ دربارِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا تو ایک آدمی کہے گا (یا اللہ) اس نے مجھے گالی دی اور کوئی کہے گا کہ اس نے مجھ پر جھوٹی تہمت لگائی، کوئی کہے گا کہ اس نے (ناجائز طریقے سے) میرا مال کھایا اور کوئی کہے گا کہ اس نے میرا خون بہایا اور کوئی کہے گا کہ اس نے مجھے مارا، پس ان آدمیوں کو اس کی نیکیاں دی جائیں گی، اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں اور بدلہ لینے والے آدمی باقی رہے تو ان کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے پھر یہ ان گناہوں کو لے کر جہنم میں داخل ہوگا۔'' (صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم ج 8 جزء 16 ص 116 رقم الحدیث: 2581)

پاک دامن مرد ہو یا عورت اس پر تہمت لگانا ایک ایسا کبیرہ گناہ اور سنگین جرم ہے جس کی وجہ سے (تہمت لگانے والا) انسان نیکیوں سے محروم ہو کر دوسروں کی خطاؤں کو اپنے سر لے کر حسد بھری نگاہوں اور پشیمانی کی حالت میں جہنم میں جائے گا اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اس کبیرہ گناہ کو انسان کو ہلاک کردینے والی چیزوں میں شمار کرتے ہوئے انسان کو اس سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے کیونکہ یہ ایک ایسا فعل ہے جس سے معاشرے میں مختلف جرائم جنم لیتے ہیں جن سے ایک پرامن معاشرہ بھی فتنے اور فساد کی زد میں آجاتا ہے جس کے سبب محترم رشتے ٹوٹ جاتے ہیں، محبت کی جگہ نفرت، امن کی جگہ ایک ایسا فساد نظر آتا ہے جو نسل در نسل تباہی مچاتا ہوا ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔

جھوٹی تہمت ایک ایسا قبیح فعل ہے جس سے انسانی دل میں ایسی دراڑ پڑتی ہے جو کبھی ختم ہونے کا نام نہیں لیتی اور اللہ کے نام پر قائم ہونے والے بااعتماد رشتے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ شریعت مطہرہ نے اس جرم کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے تہمت لگانے والے کو چار گواہ پیش کرنے کا حکم دیا اور گواہ پیش نہ کرنے کی صورت میں ان کے لیے سزا مقرر کی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ. ''اور جو لوگ اپنی پاک دامن بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ چار گواہ پیش کریں اگر وہ یہ گواہ پیش کرنے سے عاجز ہوں تو پھر ان کو اسی (80) کوڑے مارے جائیں اور کبھی ان کی شہادت کو قبول نہ کیا جائے کیونکہ یہی لوگ نافرمان ہیں۔'' (النور: 4)

(بقیہ: ص 8)

جماعت اہل حدیث کی خصوصی ترجمان

ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث لاہور

حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل اُم القریٰ مکہ مکرمہ

ادار یہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

آزادیٔ اظہار کے نام پر ناپاک جسارت

مکے کی گلیوں میں جب امام الانبیاء سید ولد آدم حضرت محمد مصطفی ﷺ نے رب کبریا کی توحید کا نعرہ بلند کیا تو آپ ﷺ کو صادق اور امین کہنے والوں نے ہی ساحر، کذاب، شاعر اور مجنوں کے القاب سے ملقب کرنا شروع کر دیا۔ سبب کیا تھا؟ آفتاب نبوت کی روشنی میں ظلمات کے رسیا الوؤں کو اپنا مستقبل ڈانواڈول نظر آیا، توحید کی کرنوں سے بت کدوں کے اندھیرے کافور ہوتے نظر آرہے تھے اب ان تاریکیوں کے متوالوں کے سامنے نور نبوت کو پھونکوں سے بجھانے کے علاوہ کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔

آنے والے مسافروں اور زائرین کعبہ کو تلقین کی جاتی کہ کانوں میں روئی ٹھونس لیں تاکہ وحی الٰہی کے سننے سے کان محروم رہیں۔ شرف انسانیت کب برداشت کر سکتا تھا کہ ایک اچھا بھلا انسان کانوں میں روئی یا انگلیاں ٹھونس کر پھرے کہ ایک انسان چند کلمات کہے گا اور انسان اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں بلکہ قبیلے کنبے کو چھوڑ کر بس ان کے حلقۂ دام میں پھنس جائے گا۔ چنانچہ ایک تجسس کا پیدا ہونا فطری امر تھا کہ آخر وہ کونسا طلسماتی کلام ہے جسے سنتے ہی آدمی مسحور ہو جاتا ہے اور پھر جس جس نے بھی کانوں سے روئی نکال کر اس ہادیٔ برحق کا کلام سنا اسی نے قبول کیا۔ ہجرت کے بعد دس سالوں میں دس لاکھ مربع میل پر محیط پوری سرزمین حجاز نور نبوت سے بقعہ نور بن چکی تھی۔ کفر ہر دور میں اس نور نبوت کے مقابلے میں تاریکیوں کے لشکر لا کر اپنی باطل پرستی کی ضد و عناد اور اپنی مفسد پرستی کی انا کی تسکین کرتا رہا۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی ﷺ سے شرار بو لہبی

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
معاون مدیر: مولانا شاہد محمود جانباز
مینجر: حافظ عبدالظاہر عاذب 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث	1
اداریہ	2
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ الاعراف	9
وحی الٰہی کا واضح انکار	12
دورۂ سعودی عرب	17

زرِ تعاون

فی پرچہ...... 10 روپے
سالانہ...... 500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

مستشرقین نے قرآن، سیرت مصطفیٰ ﷺ کا مطالعہ اس نیت سے کیا کہ اس دین اور اس کے اساتین میں کوئی نقص کوئی عیب یا کوئی تفاوت تلاش کریں لیکن پورا اثاثہ کتب چھاننے کے باوجود کوئی نقص نہیں نکال سکے تو بیشک اسلام کو قبول نہیں کیا اور اپنے اندر چھپے ہوئے خبث باطن کے باوجود اسلام کی حقانیت، قرآن کی صداقت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی تصدیق اور اسوۂ حسنہ کے معراج انسانیت ہونے کی حقیقت کو وہ جھٹلا نہیں سکے، چنانچہ جب ہم ان غیر مسلم محققین کی کتب کو پڑھتے ہیں تو ان کی بے بس تحریریں اسلام اور پیغمبر اسلام پر تنقید کی بجائے ان کی تعریف کرنے پر مجبور ہیں۔

آپ ایچ، جی ویلز کی ''محمد (ﷺ) پیغمبر اسلام Muhammad the Prophet of Islam'' پر سیوال کی Islamic culture گبن کی Phillip.k. Hitti_Life of Muhammad کی تاریخ عرب (History of Arabia) بوہل کا انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، منٹگمری واٹ کی Islam and Integration of Society_ یوئیس میمورڈ کی Social Sciences اور City and Town plawi_ کریسٹ دیل کی Early Muslim ahchitechas_ منٹگمری واٹ کی Muhammad in Madina اور جارج لی لینڈ کی Economics an Intrduction to analysis policu_ طوالت کے خوف سے پوری فہرست اور ان کے مضامین سے صرف نظر کرتے ہوئے مختصراً عرض کروں گا کہ اسلام کے معاشی، معاشرتی، تمدنی، فن تعمیر، محمد ﷺ کی مدنی زندگی اور پھر کہیں آپ کو بطور فلاسفر کہیں بطور پیغمبر اسلام ﷺ حتیٰ کہ اسلام کا انسائیکلو پیڈیا جو کہ ہر ذی شعور جانتا ہے کہ الف سے ی تک ہر لفظ کے تحت پورے اسلامی معاشرے اور شعائر اسلام کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اگرچہ بعض لکھنے والوں نے بھرپور تعصب کا مظاہرہ بھی کیا ہے لیکن اکثریت نے تعریف میں کتابیں لکھی ہیں۔

برطانیہ میں قانون کی تعلیم کی معروف درسگاہ ''لنکنز ان'' جہاں سے محمد علی جناح نے بھی بار، ایٹ لاء کی ڈگری حاصل کی، اس کی پیشانی پر دنیا کی ایک سو عظیم شخصیات کے نام کندہ ہیں جنھوں نے دنیا میں امن وسکون قائم کرنے کے لیے اصلاحات کیں اور مثبت انقلاب لائے ہیں ان میں حضرت محمد ﷺ کا نام مبارک آج تک جگمگا رہا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کل تک ہمارے پیغمبر ﷺ کی تعریف میں کتابیں لکھنے انھیں دنیا کی عظیم ترین ہستیوں میں شمار کرنے والوں کی ذریت کو اچانک کیوں مروڑ اٹھنا شروع ہو گئے۔

امن کے نوبل انعام یافتہ برٹنڈرشل نے لکھا تھا کہ دنیا آج تک معاشی سکون کے لیے سرگرداں ہیں ابتداء میں بادشاہت تھی اور جاگیردارانہ نظام تھا، غریب مزارعہ اور ہاری کی شکل میں کھیتوں میں فصل اُگا کر جاگیردار کے سٹور بھرتا رہا اور خود نانِ شبینہ کے لیے اس کا محتاج رہا، کارخانے لگے شہر آباد ہو گئے، جاگیردارانہ نظام کے ستائے ہوئے لوگ شہروں کا رُخ کرنے لگے اور کارخانوں میں مزدوری کرنے لگے۔ انھیں جلد ہی احساس ہو گیا کہ وہ جاگیرداری کی بجائے کارخانہ کے استحصال کا شکار ہو گئے، اس نظام سے بغاوت کے نتیجے میں سوشلزم اور کمیونزم آ گئے۔ مزدور بے چارہ کارخانہ داری کی بجائے کمیونی کا محتاج ہو گیا اسے معاشی عدل نصیب نہ ہو سکا۔ برٹنڈرشل نے لکھا کہ اگر دنیا معاشی سکون اور عدل چاہتی ہے تو اسلام کے معاشی نظام کو نافذ کرے۔ چند سال پہلے برطانیہ کے بشپ آف کنٹربری نے اخباری بیان میں کہا کہ اگر جرائم کا خاتمہ اور ملک میں امن و امان چاہتے ہیں تو حکومت اسلام کا تعزیراتی نظام نافذ کرے۔ اس پر یہود و نصاریٰ نے مل کر بہت شور مچایا اور اس کی برطرفی کا مطالبہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی کے گرد سڑک بنا کر زورا کا بازار بنایا۔ ایک مستشرق نے لکھا کہ محمد ﷺ نے جو سرکلر روڈ بنائی آج پوری دنیا میں کوئی بڑا شہر ایسا نہیں ہے جس میں سرکلر روڈ نہ بنائی گئی ہو۔

ایک بار بنو سلمہ نے عرض کی کہ ہمارے گھر مسجد نبوی سے دور ہیں، نماز عشاء اور نماز فجر میں جماعت میں آنے میں اندھیرے اور بارش وغیرہ کی وجہ سے بڑی تکلیف ہوتی ہے ہمیں مدینہ میں آ کر رہنے کی اجازت دی جائے تو آپ ﷺ نے انکار فرما دیا۔ ایک مستشرق آپ ﷺ کی ٹاؤن پلاننگ کے بارے میں تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے: آج بڑے شہر پوری دنیا میں مسائل کی جڑ بنے ہوئے ہیں، گرد و غبار، امن و امان، چوری، ڈکیتی ان سب کا سب سے بڑا ذریعہ بڑے شہر ہیں جسے محمد ﷺ نے صدیوں پہلے محسوس کر لیا تھا۔

بات دراصل یہ ہے کہ یہ صدی اسلام کے غلبے کی صدی ہے آج پوری دنیا میں اسلام بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے دہائی دی تھی کہ میں مستقبل میں برطانیہ کا وزیر اعظم مسلمان دیکھ رہا ہوں جارج بش جونیئر سابق صدر امریکہ نے پوری دنیا میں واویلا کیا کہ اسلام کو غالب آنے سے روکو۔ چنانچہ دنیا کے تقریباً چھبیس ممالک نے نیٹو کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اُمت مسلمہ کے خلاف اتحاد قائم کیا۔

ان اسلام دشمن یہود و نصاریٰ کو رسول اللہ ﷺ کے فرامین پر اتنا یقین ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اس کرۂ ارضی پر یہود کے خلاف مسلمان آخری جنگ لڑیں گے اور فتح پا لیں گے تو یہود کو کوئی درخت، پہاڑ غرضیکہ کوئی پناہ نہیں دے گا بلکہ جس پتھر یا درخت کی اوٹ میں یہودی چھپے گا وہ پکارے گا کہ مسلمان ادھر آ، میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے، محض ''غرقد'' کا درخت ایسا ہے جو خاموش رہے گا، آج تل ابیب میں کسی مکان کا نقشہ اس وقت تک منظور نہیں ہو سکتا جب تک کہ نقشے میں غرقد کے دو درخت ظاہر نہ کیے گئے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ یہود و نصاریٰ آثار و قرائن سے سمجھ چکے ہیں کہ اسلام کے غلبے کا وقت آ پہنچا ہے، اس لیے ایک دم اسلام کے خلاف طوفان کھڑا کر دیا گیا ہے اور جو شرمناک خاکے شائع کیے گئے ہیں ان میں سے ایک میں رسول اللہ ﷺ کو نعوذ باللہ ایک دہشت گرد کے روپ میں دکھایا گیا ہے۔ آج پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ اسلام ایک دہشت گرد کا مذہب ہے، مسلمان دہشت گرد ہیں، ان کی کتاب قرآن مجید اور ان کے پیغمبر نعوذ باللہ دہشت گردی کی تعلیم دیتے ہیں۔ دراصل وہ اسلام کے اندر جہاد کی تعلیم سے خائف ہیں، انھیں ڈر ہے کہ جس دن اُمت مسلمہ خواب سے بیدار ہو کر جہاد کا پرچم تھام لے گی پھر کفر کو پورے کرۂ ارضی میں کہیں پناہ نہیں ملے گی۔

1974ء میں پاکستان میں اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد کی گئی تھی جس کے لیے شاہ فیصلؒ اور ذوالفقار علی بھٹو نے کوشش کی تھی، بظاہر یہ بے ضرر قسم کی کانفرنس تھی لیکن اسلام دشمن تو تبھی فوراً چوکنا ہو گئیں کہ اگر مسلم اُمہ نے باہم اتحاد کر کے اپنی الگ یو، این، او، کی طرز کی تنظیم قائم کر لی، اپنی مشترکہ کرنسی اور مشترکہ دفاع اور تجارت کا نظام قائم کر لیا تو یہ دنیا کا سب سے بڑا بلاک ہو گا اور پوری غیر مسلم دنیا کے لیے معاشی بربادی کا سبب بن سکتا ہے چنانچہ اس کانفرنس میں شریک کوئی حکمران بھی طبعی موت نہیں فوت ہوا، حتیٰ کہ اپنے انتہائی وفادار شاہ ایران کا بھی تختہ الٹ دیا۔ آج دنیا میں پانچ درجن سے زائد مسلم ممالک ہیں، تقریباً ڈیڑھ ارب مسلمان آباد ہے اگر ہمیں پیارے پیغمبر ﷺ سے محبت ہے تو فوری طور پر فرانس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں، تمام ممالک فرانس سے سفارتی تعلقات ختم کر لیں ان کو پیٹ کی مار دیں پھر دیکھیں گے کہ آزادیٔ اظہار کے نام پر یہ شرمناک جسارت کرنے والے کیسے اُمت مسلمہ کے پاؤں میں گریں گے۔

الاستفتاء

[redacted]

دجال ایک معین شخصیت ہے یا قوت؟

سوال: قیامت کی علامات میں سے ایک علامت فتنہ دجال کا واقع ہونا بتلایا جاتا ہے اور دجال کے متعلق عجیب و غریب واقعات بھی بیان کیے جاتے ہیں، بعض لوگ دجال کو ایک معین شخصیت بتلاتے ہیں اور بعض لوگ معین شخصیت کی بجائے ایک قوت بتلاتے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں واضح فرمائیں کہ کیا یہ ایک قوت کا نام ہے یا شخصیت کا؟ کیونکہ اگر یہ ایک شخصیت ہوتی تو اس ترقی یافتہ دور میں اس کا واضح ہو جانا ضروری تھا لیکن آج تک اس کا کوئی علم نہیں ہوسکا۔

سائل: محمد سلیم ماناموز پوریوالہ

الجواب بعون الوہاب: اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا فرما کر اس کے کچھ امور کا تعلق فطرت اور کچھ کا تعلق اپنی قدرت کاملہ سے رکھا ہے۔ انسان معمولی غور و فکر سے اس بات کو بخوبی جان لیتا ہے کہ انسان کی رسائی صرف اس کی فطرت کے ساتھ متعلقہ امور سے ہے جیسے کسی عضو کا بیمار ہونا اور بیماری کی تشخیص اور علاج وغیرہ۔ جن امور کا تعلق قدرت الٰہی سے ہے ان کی حقیقت کو جاننا انسانی اختیار میں نہیں ہے چاہے وہ اس کے لیے جتنی مرضی کوشش و تگ و دو کرے بلکہ ایسے امور میں جتنی خبر وحی الٰہی کے ساتھ دی جائے اسے انسان جانتا ہے اس کے علاوہ کسی اور چیز کو کوشش کرنے کے باوجود بھی نہیں جان پاتا۔ اگر انسان اپنے جسم پر غور و فکر کرے تو اس کے لیے قدرت اور فطرت کا فرق سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے کیونکہ انسان کے وجود میں کچھ ایسی چیزیں موجود ہیں جن کی حقیقت کو سالہا سال کوشش کرنے کے بعد بھی انسان نہیں جان سکا۔ مثلاً انسانی وجود میں روح کو سب مانتے ہیں لیکن آج تک اس کی حقیقت کو کوئی نہیں جان سکا، کیونکہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے انسانی فطرت سے نہیں اس سے معلوم ہوا کہ جن معاملات کا تعلق اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے ان کی حقیقت و جاننا کسی انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ ایسے احوال میں انسان مال و متاع خرچ کرنے اور اپنا وقت ضائع کرنے کے باوجود بھی وحی الٰہی کا محتاج ہوتا ہے، صرف وحی کے ذریعے بتلائی ہوئی حقیقت ہی انسان کے علم میں ہوتی ہے اس کے علاوہ معلومات حاصل کرنے کی تمام جستجو ضائع جاتی ہے۔

دجال کا معاملہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور اس کے متعلق وحی کے ذریعے ملنے والی معلومات ہی انسان کے پاس ہیں اس کے علاوہ وہ کسی چیز کو نہیں جان سکتا، لہٰذا ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ اس کائنات میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو انسان اپنی عقل سے معلوم نہیں کرسکتا، ان کی حقیقت جاننے کے لیے وہ صرف وحی الٰہی کا محتاج ہوگا اور یہ (دجال کا) معاملہ بھی ایسے معاملات میں سے ایک ہے۔ دجال ایک معین شخصیت کا نام ہے اور اس کا ظہور یقینی امر ہے جس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اب ہم لفظ دجال کا معنی بیان کرکے رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے یہ ثابت کریں گے کہ اس کا ظہور یقینی ہے اور وہ (دجال) ایک معین شخصیت کا نام ہے۔

لفظ دجال دجل سے مشتق ہے اس کا معنی خلط ملط کرنا، جھوٹ بولنا، دھوکہ اور ملمع سازی کرنا ہے۔ امام ابن اثیر ؒ فرماتے ہیں کہ دجال سے مراد جھوٹ اور خلاف واقعہ بات سنانے والے لوگ ہیں (النہایہ لابن اثیر ج 2 ص 346) صاحب لسان العرب فرماتے ہیں کہ دجال سے مراد جھوٹا، مسیح اور یقیناً اس کے دجل سے مراد اس کا جادو اور اس کا جھوٹ ہے (لسان العرب ج 5 ص 219) صاحب المعجم الوسیط فرماتے ہیں: اَلْكَذَّابُ الْمُمَوِّهُ الْمُدَّعِي ''بہت زیادہ جھوٹ بولنے اور خلاف حقیقت بات کا دعویٰ کرنے والا۔'' (المعجم الوسیط ص 271)

رسول اللہ ﷺ نے دجال کے ظہور کو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے جیسا کہ حذیفہ بن اُسید غفاری ؓ بیان کرتے ہیں: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ: مَا تَذَاكَرُونَ؟ قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ. "ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ نے ہم سے ہماری گفتگو کے بارے میں دریافت کیا تو صحابہ ؓ نے عرض کی کہ ہم قیامت کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لوگے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، پھر آپ ﷺ نے ان کا ذکر فرماتے ہوئے دھواں اور دجال کا ذکر کیا۔"
(مسلم كتاب الفتن باب في الآيات التي تكون قبل الساعة ج 9 جزء 18 ص 23 رقم الحديث: 2901)

رسول اللہ ﷺ نے دجال کو کائنات کا سب سے بڑا فتنہ قرار دیا ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ أَعْظَمُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ "اے لوگو! زمین میں دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔" (صحيح الجامع الصغير ج 2 ص 1300 رقم الحديث: 7875)

دجال ایک ایسا فتنہ ہے جس سے ہر نبی اپنی اُمت کو ڈراتا رہا جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اس کی شان کے مطابق بیان کی، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ. "میں تمھیں اس سے ڈراتا ہوں، کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو، البتہ میں تمھیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی، وہ (دجال) کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔" (بخاری بشرح الكرماني كتاب الفتن باب ذكر الدجال ج 24 ص 143 رقم الحديث: 7127)

سیدنا فاطمہ بنت قیس ؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کو اعلان کرتے ہوئے سنا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ، میں بھی مسجد کی طرف نکلی، میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی اور میں لوگوں کے پیچھے عورتوں کی صف میں تھی، آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر ہنستے ہوئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور تمام لوگوں کو اپنی جگہ بیٹھنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمھیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟ سب نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے تم کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا وہ میرے پاس آیا اور میری بیعت کر کے مسلمان ہو گیا ہے اس نے مجھ سے ایک بات بیان کی جو اس بات کے مطابق ہے جو میں تمھیں دجال کے متعلق بیان کیا کرتا تھا اُس نے کہا کہ میں لخم اور جزام قبیلے کے تیس آدمیوں کے ساتھ بحری جہاز میں سوار تھا، مہینہ بھر بحری موجیں ان کی کشتی سے کھیلتی رہیں حتیٰ کہ ان کی کشتی مغرب کے ایک جزیرہ پر جا لگی، وہ ایک چھوٹی کشتی پر سوار ہو کر جزیرے میں داخل ہوئے جہاں انھیں گھنے بالوں والا ایک جانور ملا جس کے منہ یا دم کی شناخت ممکن نہیں تھی، انھوں نے پوچھا تم کون ہو؟ جانور نے کہا کہ میں جاسوس ہوں، انھوں نے کہا کہ تم کس کے جاسوس ہو؟ اس نے کہا کہ اس شخص کی طرف چلو جو دیر (ایک ویران جگہ) میں ہے اور تمھاری خبر کا مشتاق ہے، تمیم داری نے کہا کہ پھر ہم تیز تیز چلتے ہوئے دیر میں داخل ہوئے تو وہاں ہم نے ایک بہت قد آور آدمی لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھا کہ اس سے پہلے ہم نے کبھی اتنا قد آور آدمی نہیں دیکھا تھا، ہم نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میری خبر تو تم حاصل کر لوگے تو اپنے متعلق بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ ہم نے اسے اپنا سارا واقعہ سنایا تو دجال نے کہا کہ تم مجھے بتلاؤ کہ بیسان (شام) کا نخلستان پھل لاتا ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا وہ پھل لاتا ہے اس نے کہا قریب ہے وہ پھل نہیں لگائے، پھر اس نے بحیرہ طبریہ میں پانی کے رواں دواں ہونے کے متعلق سوال کیا، ہم نے کہا کہ اس میں پانی جاری ہے، اس نے کہا کہ قریب ہے وہ خشک ہو جائے گا، پھر اس نے زغر (شام) کے چشمے کے متعلق سوال

کیا، کیا اس میں پانی موجود ہے اور لوگ اس سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا کہ ہاں، اس میں پانی بھی ہے لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی بھی کررہے ہیں، پھر اس نے ہم سے عرب کے نبی کے متعلق سوال کیا تو ہم نے کہا وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جا چکا ہے اس نے کہا کیا اس نے اہل عرب سے لڑائی کی ہے؟ ہم نے کہا ہاں، اس نے کہا نتیجہ کیا رہا؟ ہم نے کہا وہ نبی اپنے گردوپیش پر غالب آ چکا ہے اس نے کہا کیا واقعی ایسا ہو چکا ہے تو ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا لوگوں کے لیے اس (نبی) کی اطاعت ہی بہتر ہے، میرے متعلق خبردار ہو جاؤ میں مسیح دجال ہوں، عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے گی اور میں چالیس دنوں میں پوری زمین فتح کرلوں گا، البتہ مکہ اور مدینہ مجھ پر حرام ہوں گے (ان دو شہروں میں، میں داخل نہیں ہو سکوں گا)، اگر میں اس طرف رُخ کروں گا تو مجھے وہاں پہرے پر مقرر فرشتے تلواریں لہراتے ہوئے روک دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چھڑی کو تین مرتبہ منبر پر مارا اور فرمایا یہی طیبہ (مدینہ) ہے اور فرمایا: کیا میں تمھیں اس دجال کے بارے میں نہیں بتایا کرتا تھا؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمیم داری کی بات اس لیے اچھی لگی کہ یہ میری اس خبر کے مطابق ہے جو میں تمھیں دجال مکہ و مدینہ کے متعلق بتلایا کرتا تھا، خبردار دجال دریائے شام میں یا دریائے یمن میں ہے بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے آپ نے مشرق کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ (مسلم کتاب الفتن باب قصۃ الجساسۃ ج9 جزء18 ص63 رقم الحدیث: 2942)

سیدنا انس؄ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی نبی اس دنیا میں آیا اس نے اپنی اُمت کو کانے جھوٹے (دجال) سے ڈرایا۔ خبردار! وہ کانا ہے بیشک تمھارا رب کانا نہیں، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الفتن باب ذکر الدجال ج 24 رقم الحدیث: 7131)

سیدنا عبداللہ بن عمر؄ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا: هَذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ ''میں نے خواب میں ایک موٹے سرخ رنگ والے آدمی کو دیکھا اس کے بال گھنگھریالے تھے، ایک آنکھ سے کانا تھا اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح پھولی ہوئی تھی، لوگوں نے بتلایا یہ دجال ہے اس کی صورت عبدالعزی بن قطن سے ملتی تھی'' (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الفتن باب ذکر الدجال ج 24 ص 143 رقم الحدیث: 7128)

صورت مسئولہ میں مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دجال ایک معین شخصیت کا نام ہے کسی قوت کا نام نہیں کیونکہ فاطمہ بنت قیس؅ کی مذکورہ روایت میں تمیم داری؄ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سفر کا واقعہ سناتے ہوئے جساسہ سے ہونے والی گفتگو بتلائی، اس میں اس جساسہ نے کہا تھا: اِنْطَلِقُوْا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهُ اِلٰی خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ ''تم اس آدمی (دجال) کی طرف چلو جو دیر میں ہے اور تمھاری خبر کا مشتاق ہے۔'' یہ گفتگو سننے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ؆ کو اپنی زبان مبارک سے یہ گفتگو سنا کر اس پر تصدیق کی مہر ثبت کر دی، اگر وہ آدمی (دجال) نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کبھی اس کی تصدیق نہ کرتے بلکہ آپ نے تصدیق کے ساتھ ساتھ اس دجال کی علامتوں سے بھی آگاہ فرمایا، اس کے علاوہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے اس کے قتل ہونے کی خبر بھی دی اور آپ ﷺ نے فتنہ دجال سے بچنے کے طریقے بتلاتے ہوئے فرمایا: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ. ''جس نے سورۃ کہف کی 10 ابتدائی آیتیں حفظ کر لیں اسے فتنہ دجال سے بچا لیا جائے گا۔'' (مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل سورۃ الکہف ج 3 جزء 6 ص 77 رقم الحدیث: 809۔)

آپ ﷺ نے فرمایا: فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةَ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جَوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ. ''تم میں سے جو بھی دجال کو پالے تو اس پر وہ سورت کہف کی ابتدائی آیات پڑھے کیونکہ یہ آیتیں تمھیں اس کے فتنے سے بچانے کا ذریعہ ہوں گی۔'' (ابوداود کتاب الملاحم باب خروج الدجال ص 772 رقم الحدیث: 4321) لہٰذا سائل کا یہ

کہنا کہ اس ترقی یافتہ دور میں ٹیکنالوجی سے دجال کا اوجھل رہنا کس طرح ممکن ہے، اگر وہ کوئی معین شخص ہوتا تو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے ضرور اس کا پتہ لگا لیا جاتا ان کی یہ بات عقل کے لحاظ سے بھی درست نہیں ہے کیونکہ انسانی وجود میں کئی ایسی چیزیں ہیں جن کی حقیقت وماہیت ابھی تک جدید ٹیکنالوجی معلوم نہیں کر سکی، اسی طرح ہی دجال کو سمجھ لینا چاہیے کیونکہ دجال کا موجود ہونا اور اس کا وقت معین پر آنا یہ تمام چیزیں انسانی عقل سے ماوراء ہیں ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ایسے امور سے ہے جن کی خبر ہمیں بذریعہ وحی دی گئی ہے۔ فقط

بقیہ: درس حدیث

دوسرے مقام پر فرمایا: إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ "بیشک پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے والے دنیا اور آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں" (النور: 23) اگر کوئی خاوند اپنی بیوی پر تہمت لگائے اور وہ چار گواہ نہ پیش کر سکے اور بیوی بھی انکار کرتی ہو تو ایسی صورت میں فریقین قسمیں اٹھائیں گے اور پھر وہ قسمیں اٹھانے کے بعد ایک دوسرے پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائیں گے جیسا کہ ایک انصاری آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی، جب یہ معاملہ دربار رسالت میں پیش ہوا تو آپ ﷺ نے دونوں سے قسم طلب کی اور دونوں نے قسم اٹھائی تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الطلاق باب احلاف الملاعن ج 19 ص 174 رقم الحدیث: 5306)

بسا اوقات اسی وجہ سے قتل وغارت کا ایسا بازار گرم ہوتا ہے کہ معاشرے میں امن نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہتی، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک دوسرے پر بدگمانی کرنے سے منع فرما کر ایک ادنیٰ مومن کی عزت وتکریم بیت اللہ سے زیادہ بتلا کر باہمی اعتماد کی فضاء پیدا کرتے ہوئے ایک دوسرے کے متعلق حسن ظن رکھنے کی تعلیم دے کر سوئے ظن کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ سوئے ظن ہی انسان کو اس کبیرہ گناہ (تہمت لگانا) کی طرف لے جاتا ہے جس سے معاشرے میں غیر یقینی صورت حال پیدا ہوتی ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر جھوٹی تہمت لگنے کی وجہ سے معاشرہ غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہو گیا تھا۔ معاشرے کو پرامن بنانے کے لیے ایک مستحکم ویقینی صورتحال اس طرح ضروری ہے جیسے انسانی زندگی کے لیے روح کا ہونا ضروری ہے۔

ضرورت قاری

چھوٹے بچوں کو ناظرہ قرآن مجید پڑھانے کے لیے اُستاد کی ضرورت ہے، تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہش مند حضرات درج ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں۔ (0321-5242222)

دعائے مغفرت

جامعہ اہلحدیث لاہور کے فارغ التحصیل مولانا طاہر یوسف کے دادا ن جان خان محمد گذشتہ دنوں قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام قارئین تہہ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (رابطہ نمبر: 0302-4468144)

تمام تر مسائل کا حل قرآن وسنت میں ہے

آج اُمت مسلمہ جن مصائب وآلام کا شکار اور دن بدن ترقی کی بجائے تنزلی کا شکار ہو رہی ہے اس کی بنیادی وجہ قرآن وسنت سے دوری ہے۔ ان خیالات کا اظہار امیر جماعت اہلحدیث پنجاب حافظ عبدالوحید شاہد روپڑی نے خطبہ جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا، انھوں نے کہا کہ قرآن وسنت ہی وہ ڈھال ہے جو اُمت مسلمہ کو بدعات کے مہلک مرض سے بچا سکے، اگر اُمت اس ڈھال کو استعمال نہ کرے اور یہ سمجھے کہ مختلف آراء واقوال اس کے لیے ڈھال بن جائیں تو یہ اس کی غلط فہمی ہے، اس لیے اگر اُمت مسلمہ اپنے تمام مسائل کا حل چاہتی ہے تو اسے قرآن وسنت پر عمل کرنا ہوگا اور بدعات وخرافات کا قلع قمع کرنا ہوگا۔ (منجانب: شعبہ نشر واشاعت جماعت اہلحدیث پنجاب)

تفسیر سورۃ الاعراف

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر 46)

وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ (130) فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (131) وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ (132) فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ (133) ”اور پھر ہم نے آل فرعون کو کئی سال تک قحط اور پیداوار کی کمی میں مبتلا رکھا کہ شاید وہ کوئی نصیحت وسبق حاصل کر لیں (130) پھر جب انھیں کوئی بھلائی پہنچتی تو کہتے ہم اسی کے مستحق تھے اور جب کوئی تکلیف پہنچتی تو اسے سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کی نحوست (کا نتیجہ) قرار دیتے، درحقیقت نحوست تو اللہ کے ہاں ان کی اپنی تھی لیکن ان میں اکثریت یہ بات سمجھتی نہ تھی (131) وہ کہتے کہ اے موسیٰ! ہمیں آسیب زدہ کرنے کے لیے تو جو بھی نشانی (معجزہ) ہمارے پاس لائے گا ہم تیری بات کو ماننے والے نہیں (132) آخر کار ہم نے ان پر طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون کا عذاب ایک ایک کر کے بطور نشانیاں بھیجا، انھوں نے تکبر کیا کیونکہ وہ تھے ہی جرم کرنے والے۔“ (133)

مشکل الفاظ کے معانی

أَخَذْنَا	پکڑا، مبتلا کیا
السِّنِينَ	کئی سالہ قحط سالی
يَطَّيَّرُوا	وہ نحوست پکڑنے لگے
مَهْمَا	جو بھی
الْجَرَادَ	ٹڈیاں
الْقُمَّلَ	جوئیں
الضَّفَادِعَ	مینڈک

ماقبل سے مناسبت

سابقہ آیات مبارکہ میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو استقامت کے بدلے دنیا وآخرت میں کامیابی اور حکومت ملنے کی نوید سنائی تھی۔ ان آیات میں قوم فرعون پر مختلف قسم کے عذاب کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں آزمائش اور امتحان میں مبتلا کر دیا۔

التوضیح

وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ. جب بھی کوئی قوم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتی ہے تو اللہ اسے بڑا عذاب دینے سے پہلے مختلف شکلوں میں چھوٹے عذاب بھیج کر جھنجوڑتے ہیں اسی طرح قوم فرعون کو بھی اللہ تعالیٰ نے بڑے عذاب سے پہلے مختلف قسم کی آزمائشوں میں مبتلا کر دیا اور وہ آزمائشیں مختلف شکلوں میں تھیں (۱) قحط سالی یعنی فصلوں کی کمی (۲) پھلوں کے نقصانات۔ یہ دو قسم کی آزمائشیں اسی لیے تھیں تا کہ وہ نصیحت حاصل کر سکیں لیکن وہ قوم ایسی نکلی کہ نصیحت حاصل کرنے کی بجائے موسیٰ علیہ السلام اور اہل ایمان کو ان تکالیف کا ذمہ دار ٹھہرانے لگی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَلَا إِنَّمَا

طَائِرُهُمْ عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ . جب ان کے پاس رزق کی فراوانی ہوتی تو وہ اسے اپنی محنت کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہتے لَنَا هَٰذِهِ "یہ ہمارے لیے ہے" اور جب ان پر کوئی برائی آتی تو وہ موسیٰ علیہ السلام اور اہل ایمان کی بدشگونی بتلاتے تھے، حالانکہ ان کی یہ بدشگونی اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے اعمال کی بدولت لکھی گئی ہے لیکن ان کی اکثریت اس بات کو نہیں مانتی کیونکہ یہ تمام تصرف اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مشیت سے ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاں لکھ دیا ہے۔

وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ . اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی سرکشی اور ہٹ دھرمی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ قحط سالی اور پھلوں میں کمی دیکھنے کے بعد اصلاح کرنے کی بجائے نافرمانی اور ہٹ دھرمی میں زیادہ ہوتے چلے گئے، یہاں تک کہ انھوں نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو کہا کہ تم ہمارے پاس کوئی بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) نشانی لے آؤ تاکہ اس سے ہم پر جادو کرو، ہم تجھ پر ایمان لانے والے نہیں یہ انسان کی آخری درجے کی ہٹ دھرمی ہوتی ہے کہ وہ دلائل کی پرواہ کیے بغیر اپنے خودساختہ خیالات پر قائم رہتا ہے اور وہ کسی بھی دلیل کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا، یہ چیز پھر اس کی ہلاکت کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ . اس قوم کا حدود سے تجاوز کرنا، توحید الٰہی اور رسالت کے انکار پر مصر رہنا مزید عذاب الٰہی کو دعوت دینا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر مختلف صورتوں میں عذاب نازل فرمایا۔

(۱) طوفان

ان پر طوفان کا عذاب نازل کیا گیا، سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ان پر بارشیں اتنی کثرت سے ہوئیں کہ ان کے پھل اور فصلیں ہلاک ہوگئیں (تفسیر طبری ج9 ص 41) اور بعض نے طوفان سے مراد موت کی کثرت، پانی اور طاعون مراد لیا ہے۔

(تفسیر طبری ج9 ص42)

(۲) الجراد

جراد عربی زبان میں ٹڈی کو کہا جاتا ہے، ٹڈی ایک معروف جانور ہے جو کھایا جاتا ہے ان پر ٹڈیوں کی کثرت ہوگئی۔ امام مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ٹڈیاں ان کے دروازوں کے کیلوں کو کھا جاتیں تھی مگر لکڑی کو چھوڑ دیتی۔ (تفسیر طبری ج9 ص 53)

سیدنا عبداللہ بن أبی أوفی کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں ٹڈی (دَل) کو کھایا۔ (بخاری مسلم) اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کیے گئے، مردار مچھلی اور ٹڈی اور خون جگر و تلی ہیں۔ (کتاب الام کتاب الصید والذبائح باب ذکاۃ الجراد ج3 ص606)

(۳) القمل

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد وہ کیڑا ہے جو کہ گندم کے دانے سے نکلتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس سے مراد چھوٹی سی ٹڈی ہے جس کے پر نہیں ہوتے۔ سیدنا سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ اس سے مراد چھوٹے سیاہ رنگ کے کیڑے ہیں۔

(تفسیر طبری ج9 ص45)

وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ . سیدنا سعید بن جبیرؒ بیان کرتے ہیں جب فرعون نے بنی اسرائیل کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جانے کی اجازت نہ دی تو اللہ تعالیٰ نے شدید موسلا دھار بارش کی صورت میں فرعونیوں پر عذاب نازل کیا، جب فرعونیوں کو اپنی ہلاکت نظر آئی تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے عرض کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارش رُک جائے، ہم بھی ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ جانے دیں گے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے بارش کو روک دیا مگر وہ اپنے وعدے سے پھر گئے۔

اتفاق سے اس سال ان کی زراعت نے خوب ترقی کی، خوب فصلیں ہوئیں تو وہ کہنے لگے ہم اسی قسم کی فصلیں چاہتے تھے، ادھر اللہ تعالیٰ

نے ان پر ٹڈی کو بھیج دیا اور اس گھاس پر مسلط کر دیا فرعونیوں نے جب ٹڈیوں کا اثر دیکھا تو جان گئے کہ اب ہماری فصلیں بھی تباہ ہو جائیں گی، پھر موسیٰ علیہ السلام سے عرض کرنے لگے کہ اللہ سے دعا کریں کہ ان سے ہماری جان چھوٹ جائے ہم ایمان قبول کر لیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی آپ کے ساتھ جانے دیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ٹڈیوں کا عذاب ٹال دیا، یہ پھر اپنے اقرار سے پھر گئے اور فصلیں محفوظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اناج میں کیڑے بھیج دیے جس سے انھیں نقصان ہونے لگا، یہ پھر عرض کرنے لگے کہ اے موسیٰ! اگر آپ اللہ سے دعا کر دیں تو یہ عذاب ہم سے ٹل جائے، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ نے اس عذاب کو بھی ان سے دور کر دیا لیکن وہ پھر اپنے وعدے سے مکر گئے۔

وہ ابھی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے مینڈک کی آواز سنی، پھر دیکھتے ہی دیکھتے مینڈکوں کی اتنی کثرت ہوگئی کہ جب کوئی آدمی بیٹھتا تو مینڈک اس کی تھوڑی تک آجاتا اور جب وہ بات کرنا چاہتا تو مینڈک اچھل کر اس کے منہ میں چلے جاتے۔ فرعونیوں نے پھر سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ ہمارے لیے اللہ سے دعا کریں کہ ہم سے یہ عذاب ٹل جائے، ہم ایمان بھی لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی آپ کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیں گے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انھیں اس عذاب سے نجات دی لیکن بدبخت فرعونیوں نے حسب عادت اپنے عہد کو توڑا اور مکر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر خون کا عذاب بھیجا جس سے ان کی نہروں، کنوؤں اور برتنوں وغیرہ کا پانی خون میں تبدیل ہو گیا۔ فرعونیوں نے فرعون کے پاس اس کا شکوہ کیا تو فرعون کہنے لگا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام کے جادو کا اثر معلوم ہوتا ہے، بہرحال فرعونیوں نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہم سے عذاب ٹل جائے تو اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر ان سے عذاب کو ٹال دیا لیکن یہ نہ تو ایمان لائے اور نہ ہی انھوں نے بنی اسرائیل کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جانے کی اجازت دی۔

(تفسیر طبری)

فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۔ فرعون اور اس کی قوم نے اس قدر روشن اور واضح نشانیاں و معجزات دیکھنے کے باوجود بھی ایمان قبول کرنے کی بجائے موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر قرار دیتے رہے اور اپنے تکبر و سرکشی کے سبب موسیٰ علیہ السلام کو علی الاعلان کہہ دیا کہ اے موسیٰ! تو جو بھی معجزہ دکھائے گا ہم اُسے تیرا جادو ہی سمجھیں گے اور کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔ ان بدبختوں کی اسی سرکشی نے انھیں ہلاکت سے دوچار کیا اور رہتی دنیا تک کے لیے یہ نشانِ عبرت بنا دیے گئے۔

اخذشدہ مسائل

(1) فرعونیوں کی نصیحت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر متعدد عذاب مسلط کیے (2) فرعونی حصول خیر کو اپنا حق اور پریشانی کے نزول پر موسیٰ علیہ السلام اور اہل ایمان کی بدشگونی پکڑتے تھے (3) سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے دو معجزات کی حقانیت کو جاننے کے باوجود فرعونیوں نے انھیں جادوگر قرار دے کر کفر کا ارتکاب کیا۔

ضروری اعلان

اہل علم حضرات بالخصوص شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکاتؒ کے تلامذہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مولانا صاحبؒ کی مفصل اور جامع سوانح حیات مرتب کی جارہی ہے۔ مہربانی فرما کر ان کی حیات وخدمات کے حوالے سے مضامین ارسال فرمائیں۔ شکریہ

(منجانب: قاری ابوبکر العاصم المدرسۃ العالیہ تجوید القرآن جامع مسجد لسوڑے والی بنگلہ ایوب شاہ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

(0092-0321-4862936

وحی الٰہی کا واضح انکار

عطاء محمد جنجوعہ — قسط نمبر 7

صیہونی سازش نے مسلمانوں کو روحانی طور پر اپاہج کرنے کے لیے چکمہ دیا ہے کہ وہ جہاد اور باجماعت نماز کی پابندی ترک کر دیں۔

مکار صیہونی اور صلیبی درندوں کا خفیہ پلان یہ ہے کہ مسلمان قرآن وسنت کی بجائے شیطانی داستان کو تھام لیں۔ اسرائیل، امریکہ اور یورپی ممالک میں ابتدائی طور پر شیطانی داستان کی تقسیم کا آغاز ہو چکا ہے اور مغرب کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں عالمی امن کے قیام کے لیے بحث مباحثے ہوتے رہتے ہیں۔ وہاں صیہونی تھنک ٹینک اس امر پر زور دیتے ہیں کہ تمام مذاہب کی کتب محدود اور مخصوص وقت کے لیے مجرب تھیں، موجودہ دور کے تقاضوں کو پورا کرنے کی ان میں صلاحیت نہیں رہی لہٰذا اب امن عالم کے لیے شیطانی داستان پر عمل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا، لہٰذا زیر تعلیم طلباء اور بیرون ملک سے آئے ہوئے سکالروں کی برین واشنگ کی جائے گی۔ تیسرے مرحلے میں اہل مغرب کے بنیادی تعلیمی اداروں میں اس کو شامل نصاب کیا جائے گا، رفتہ رفتہ مسلم کمیونٹی کے اداروں اور مدارس میں اس کا تعارف کرایا جائے گا۔ نائن الیون کے بعد مسلم ممالک نے امریکی دباؤ میں آ کر درسی نصاب سے جہادی اور یہود ونصاریٰ سے دوستی کی ممانعت پر مبنی آیات کو خارج کر دیا ہے۔

حکومت کی اجازت ملنے پر پرائیویٹ اداروں نے بھی تعلیمی شعبہ میں سرمایہ کاری شروع کر دی ہے۔ امریکہ نے آغا خان فاؤنڈیشن اور عیسائی مشنریوں کو کئی ملین ڈالر امداد دی ہے جو مسلم ممالک کے تعلیمی شعبہ میں سرگرم عمل ہیں، نجی وسرکاری مدارس کا امتحان مرحلہ وار آغا خان بورڈ کے سپرد کیا جا رہا ہے۔

یہ ادارے اسلام کے روحانی تعلیمی نظام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کے لیے جنسی نظریات کا پرچار کر رہے ہیں اور رفتہ رفتہ ان مدارس میں شیطانی داستان کے لغویات شامل نصاب کیے جائیں گے۔ جب اسلام پسند طبقہ احتجاج کرے گا تو حکمران طبقہ یہ کہہ دے گا کہ آپ اپنے بچوں کو ان سکولوں میں نہ بھیجیں لیکن اعلیٰ عہدوں پر ملازمتوں کے لیے ان روشن اداروں کے فارغ التحصیل طلباء کو ترجیح دی جائے گی۔

مغرب میں مقیم مسلمان یا اسلامی دنیا سے اعلیٰ تعلیم کے لیے آئے ہوئے مسلمان اور مسلم ممالک کے اندر پرائیویٹ تعلیمی اداروں سے فارغ التحصیل نئی نسل پروان چڑھے گی۔ پالیسی کے تحت وہی نسل حکومت کے ایوانوں میں پہنچ جائے گی۔ جدید تعلیم اور فحش میڈیا کی یلغار سے عوام میں روشن خیال طبقہ کی کثرت ہو جائے گی تو اس وقت سرکاری مدارس میں ''شیطانی داستان'' کو داخل نصاب کر دیا جائے گا۔

اقوام متحدہ کا حقوق انسانی کا منشور دراصل امریکی دستور کا چربہ ہے۔ اقوام متحدہ نے اقوام عالم کو پابند کیا ہوا ہے کہ وہ انسانی منشور کی روشنی میں اپنے ملک کا آئین اور قانون سازی کا عمل کریں تاہم اس دور میں وحی الٰہی کی تعلیم کے لیے دینی مدارس سرگرم عمل رہے اور مسلم معاشرہ جدت و قدامت پسند دھڑوں میں بٹ گیا۔

اقوام متحدہ ہو یا امریکہ ان پر صیہونی لابی کا تسلط ہے ممکنہ خطرہ لاحق ہے کہ امریکہ انسانی حقوق کی طرح اقوام عالم خصوصاً مسلم دنیا کو مجبور کرے گا کہ وہ شیطانی نظریات کو تمام تعلیمی اداروں کے نصاب میں شامل کرے۔ جواز یہ پیش کیا جائے گا کہ ثقافتی ہم آہنگی کے لیے اس کے سوا

کوئی چارہ ہی نہیں اور دہشت گردی کا خاتمہ اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔وہ اہل علم جو یہودی پروٹوکول اور مکروفریب کی پالیسی سے باخبر ہیں وہ اس ممکنہ خطرہ سے اتفاق کریں گے۔یہ قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ وہ مسلمانوں کے سینے میں محفوظ ہے ملتِ کفر لاکھ جتن کرے،طرح طرح کے حربے آزمائے،مسلم حکمرانوں کو آلہ کار بنالے،بین المذاہب کانفرنسوں میں مسلم لیڈروں کی برین واشنگ کرلے،وہ قرآن حکیم کی صداقت کو داغ دار نہیں کرسکتے اور اس کی عظمت کو پامال نہیں کرسکتے اور وہ اس میں زیر وزبر کی تحریف بھی نہیں کرسکتے کیونکہ اللہ تعالی نے حفاظت کا وعدہ کیا ہوا ہے:
إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ”ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔“(الحجر:9)

دنیا کے ہر ملک میں لاکھوں کی تعداد میں حفاظ کرام کا ہونا اس کی بین دلیل ہے،البتہ ہم مسلمان قرآن مجید کو سمجھنے اور عمل کرنے میں جو غفلت کا مظاہرہ کررہے ہیں اس کا ازالہ کرنے کی ضرورت ہے۔محترم ڈاکٹر محمود احمد غازی تحریر کرتے ہیں کہ اب اگر قرآن پاک ہمارے علوم وفنون کی اساس ہے تو پھر اس کو فی الواقع تعلیم کی بھی اساس ہونا چاہیے۔یہ بات کہ آپ نے پہلے طالب علم کو ساری چیزیں پڑھا کر اس کے ذہن کا سانچہ بنالیا اس کے بعد اس سانچے کے مطابق آپ اسے قرآن پڑھا رہے ہیں،یہ میرے خیال میں قرآن کی توہین ہے۔قرآن اصل سانچہ ہے،قرآن کے سانچے سے باقی علوم کو جانچنا چاہیے،باقی علوم کے سانچے سے قرآن کو نہیں جانچنا چاہیے،کسی کو اچھا لگے یا برا لگے میں اس کو غلط سمجھتا ہوں۔

قرآن معیار ہے قرآن اصل کسوٹی ہے،قرآن کے معیار اور کسوٹی پر فقہ اور اصول فقہ اور عقائد کو جانچنا چاہیے۔ہم پہلے متاخرین کے عقائد اور فتاوی پڑھا کر طالب علم کا ایک ذہن بناتے ہیں پھر اس ذہن سے کہتے ہیں کہ قرآن کے الفاظ کو توڑ مروڑ و اور توڑ مروڑ کر اس کے مطابق ایڈجسٹمنٹ کرو،یہ میرے خیال میں قرآن کا صحیح استعمال نہیں ہے یہ بات طے ہے کہ علوم قرآن میں تخصص موجودہ درس نظامی سے حاصل نہیں ہوتا۔

کچھ لوگ اپنی ذاتی دلچسپی یا ذوق سے پیدا کرلیں تو کرلیں نظام میں اس کا بندوبست نہیں ہے کوئی inherent Mechanism نظام میں نہیں ہے کہ قرآن کے متخصصین پیدا ہوں یہی حال علم حدیث کا بھی ہے۔

(الشریعۃ مارچ 2005ء ص27)

ڈاکٹر صاحب نے بجا فرمایا کہ اس قسم کے دینی مدارس سے فارغ التحصیل علماء کو ہم مسلک کا پاسبان کہہ سکتے ہیں لیکن اسلام کا ترجمان نہیں یہی وجہ ہے کہ وہ جب میدان عمل میں آتے ہیں تو وہ مغربی فکر وفلسفہ سے مرعوب ہوجاتے ہیں اور ان کے جواز کے لیے تاویلیں تو کرسکتے ہیں لیکن ان کا محاکمہ کرنے کی صلاحیت سے عاری ہوتے ہیں۔وہ بین الاقوامی پلیٹ فارم پر دہشت گردی کی مذمت تو کرسکتے ہیں لیکن وہ دہشت گردی اور جہادی تحریکوں کا فرق واضح نہیں کرسکتے۔وہ بین المذاہب کانفرنس میں مشترکہ اقدار امن وسلامتی اور اخوت ورواداری کے موضوع پر وعظ ونصیحت کرسکتے ہیں لیکن وہ عالمی مذاہب کے سکالروں کو صداقت اسلام کے موضوع پر”صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لیے“ کا چیلنج نہیں دے سکتے۔

قرآن وحدیث عربی زبان میں ہے جس کے فہم وادراک کے لیے گرائمر،صرف ونحو اور فقہ کے علوم کی ضرورت ہے لیکن ان کے حصول پر چھ سال صرف کردینا پھر قرآن وحدیث کی واجبی تعلیم دینا صریحاً ناانصافی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ آسان سے مشکل کی طرف کے اصول کو مدنظر رکھ کر قرآن وحدیث کا نصاب متعین کیا جائے تاکہ طلباء پہلے سال سے ہی وحی الہی کی تعلیم حاصل کرنا شروع کردیں۔تحریک تنویر اور تحریک رومانویت نے مسلم معاشرے کی سیاست،معیشت اور معاشرت کو زنگ آلودہ کردیا ہے۔قرآن وحدیث دنیا بھر کے علوم وفنون کا منبع ہے،لہٰذا دوران تدریس اس زنگ کو زائل کرنے کی صلاحیت پیدا کی جائے۔

چونکہ دینی مدارس کے طلباء عربی اور اسلامیات کی تعلیم پر پہلے ہی عبور رکھتے ہیں لہٰذا عصری تعلیم ایف اے،بی اے کرنے والے طلباء کو

سیاسیات، معاشیات، نفسیات، عمرانیات اور تاریخ کے اختیاری مضامین پڑھائے جائیں تاکہ اسلامی سانچہ میں ڈھلا ہوا یہ طبقہ عملی زندگی کے ان شعبوں میں اسلام کا موثر دفاع کر سکے۔

عصری تعلیمی اداروں سے فارغ ہونے والے اجتہاد جدید کی درانتی سے اسلام کی فصل کو کاٹ رہے ہیں ان کے تدارک کے لیے یہ نہایت ضروری ہے۔ کسی قوم کی تہذیب وتمدن کو اپنانا، مسلمان کے لیے ناجائز ہے لیکن ان کی زبان پر دسترس حاصل کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے چونکہ موجودہ دور میں انگریزی زبان نے بین الاقوامی حیثیت اختیار کر لی ہے جبکہ دینی مدارس میں انگریزی امتحانی نقطہ نظر سے پڑھائی جاتی ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی مدارس میں انگریزی زبان کو سمجھنے اور اپنا مافی الضمیر کے اظہار کرنے اور لکھنے کی مہارت پیدا کی جائے تاکہ وہ بین الاقوامی پلیٹ فارم پر عالمی امن کے لیے وحی الٰہی کی ضرورت واہمیت کو احسن طریق سے اجاگر کر سکیں۔ مسلم ممالک میں یہودی پروٹوکول کی پیش قدمی جاری ہے۔ رفاہی اداروں کی آڑ میں عیسائی مشنریاں سرگرم عمل ہیں، میڈیا پر ہندومت کی ثقافتی یلغار کا طوفان بدتمیزی برپا ہے۔ صیہونی آلہ کار بہائی، اسماعیلیہ، مرزائی، پرویزیوں، نیچریوں کی من گھڑت تاویلوں سے انکار وحی الٰہی کے فتنوں نے جنم لیا اور ختم نبوت کے عقیدہ سے روگردانی کر لی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دوران تدریس گمراہ مذاہب کی غلطیوں کی نشان دہی کرائی جائے اور ان کے الزاموں کا ازالہ کرایا جائے تاکہ وہ شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسریؒ کی طرح عملی میدان میں عالمی مذاہب کے سکالروں کو بحث ومباحثہ کرنے اور مناظرہ کرنے کی صلاحیت حاصل کر سکیں اور وحدت الادیان تحریک کا قلع قمع کرنے میں موثر کردار ادا کر سکیں۔

نماز دین اسلام کا ستون ہے روز محشر سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ برصغیر میں نماز کے فروعی مسائل کی تحقیق پر مناظرے ہوئے اور ضخیم کتب تحریر ہوئیں جن کا شمار کرنا دشوار ہے، اگر نیت میں اتباع رسول ﷺ کا جذبہ ہو تو قابل تحسین عمل ہے اور اگر خدانخواستہ شہرت کا شوق ہو یا تعصب ہو تو قابل نفرت رویہ ہے۔ اس قسم کی بحث ومباحثہ کے دوران بعض اوقات احادیث پر جرح کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جس سے عام مسلمانوں میں حجیت حدیث کا جذبہ مجروح ہوتا ہے جب کہ منکرین حدیث کو تنقید کا موقع فراہم ہوتا ہے۔ موجودہ دور کے حالات اس امر کا تقاضا کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی ضعیف حدیث کی بنیاد پر عمل کرتا ہو تو اس کو طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بناؤ کیوں کہ چند ایسی ضعیف احادیث ہیں جن پر سب علماء عمل کر رہے ہیں۔ مثلاً لَا زَكٰوةَ فِيْ مَالٍ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ "مال پر زکوٰۃ نہیں جب تک ایک سال پورا نہ ہو جائے۔"

(ابوداؤد، احمد، بیہقی)

علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی تلخیص ج 1 ص 176 میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس میں حسان راوی ضعیف ہے اور ثابت سے روایت کرنے میں وہ منفرد ہے آگے چل کر اس کے سوا اور بھی کئی طرق بیان کیے ہیں مگر سب ضعیف ہیں۔ (صحیفہ اہلحدیث یکم جمادی الآخر 1426ھ) گذشتہ صدی میں برطانیہ نے الغائے خلافت کے بعد ترکی کا اسلام سے رشتہ کاٹ دیا تھا۔ آج امریکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو اسلامی تہذیب وتمدن سے محروم کر رہا ہے اور مسلم حکومتیں دباؤ میں امریکی پالیسی پر عمل درآمد کر رہی ہیں۔

منڈیوں میں لاؤڈ سپیکر کا بے دریغ استعمال ہوتا ہے لیکن مساجد میں خطبہ جمعہ کی تقریر پر پابندی عائد ہے۔ لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے پر خطباء کرام پر مقدمات درج ہو چکے ہیں۔ باریش نمازیوں پر دہشت گرد ہونے کا شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ آغا خان بورڈ نے عصری تعلیمی اداروں کو آکسفورڈ ماحول میں ڈھالنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ نئی تعلیمی پالیسی کے تحت دینی مدارس کو عصری تعلیمی اداروں کا روپ اختیار کرنے کی مہم جاری ہے کیونکہ وفاق کے ناظمین پریشر میں کچھ لو کچھ دو کی پالیسی اپنانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ وہ دینی مدارس جو قرآن وحدیث کو تدریسی دور میں سبقاً سبقاً پڑھا لیتے تھے حکومت کی پالیسی کے تحت وہ اپنا معیار برقرار نہ رکھ سکیں گے

وہ مدارس جو حکومتی پالیسی اپنانے سے انکار کریں گے، حکومت اس مدرسہ کے مالی معاونین کا کھوج لگائے گی اور پھر ان کو خوفزدہ کر کے مدارس کو مالی مشکلات سے دوچار کرے گی۔ ایک ملک کے بچے مزید اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے مسلم ممالک میں پڑھتے تھے اور اب دیار غیر کے طلباء کا اخراج شروع ہے پاکستان نے پہل کر دی ہے۔ مستقبل قریب میں صوبوں پر پابندی لگ سکتی ہے جس طرح ضلعی حکومتیں مستحکم ہو رہی ہیں اور وائٹ ہاؤس کے پجاریوں سے ممکنہ خطرہ درپیش ہے کہ کل کلاں ایک ضلع کے بچے دوسرے ضلع میں دینی تعلیم حاصل نہ کر سکیں۔

آپ مشاہدہ کریں کہ بعض اضلاع میں دینی مدارس کا جال پھیلا ہوا ہے، ہزاروں کی تعداد میں بچے زیر تعلیم ہیں مگر کئی اضلاع مالی پسماندگی دینی ذوق کی کمی یا جماعتی نظم کی خامی کی وجہ سے دینی مدارس سے محروم ہیں یا برائے نام ہیں۔ ان سنگین حالات کے تحت ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک کے ہر ضلع بلکہ ہر قصبہ تک طلباء و طالبات کے لیے دینی مدارس قائم کیے جائیں جہاں مقامی علاقہ کے بچوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم دی جائے، دینی جماعتیں منظم ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر بھرپور توجہ دیں۔ محلہ میں آبادی کی نسبت سے نمازیوں کی تعداد کم ہے اور وہ لوگوں کو نماز کی تلقین کریں اور صدقات و زکوٰۃ سے بیت المال کو مضبوط کریں۔ مقامی ضرورتیں پوری کر کے دینی مدارس کی کفالت کریں۔

اکثر مساجد میں پہلے کی نسبت زیادہ ائمہ کرام دینی مدارس سے فارغ التحصیل ہیں تاہم ضلعی جماعتیں ائمہ کرام کی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام کریں تاکہ وہ اپنی مساجد میں نماز کے مسائل و احکام ضرور بتائیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کو معاشرت، معیشت و سیاست اور اخلاق و آداب کے شعبوں میں بھی اسلامی احکام سے روشناس کرائیں۔

نبی کریم ﷺ کی سیرت کو سرمایہ دارانہ انداز میں پیش کرنے کی سازش

طاغوتی قوتوں کی فکری یلغار کا مرکز و محور یہ ہے کہ امت مسلمہ مدنی تہذیب سے منہ پھیر کر مغربی تمدن کی نیلم پری کی اسیر ہو جائے وہ اسلام کے متبرک مقام اور مقدس ہستیوں کو اس انداز سے پیش کرتے ہیں جس سے ناظرین و قارئین یہ تاثر لیں کہ وہ ہم غربی نظام کے ترجمان تھے۔ نائن الیون کے واقعہ سے قبل اسرائیل میں ڈسکو ڈانس کلب اور امریکہ میں قحبہ خانہ کو مکہ سے منسوب کیا گیا پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا پر نبی کریم ﷺ، ازواج مطہرات اور صحابہ کرام سے متعلق دل آزار واقعات اور خیالی تصویروں پر مبنی تفصیل ''رواداری اور مغرب'' میں پڑھ سکتے ہیں۔ اپنے مؤقف کی تائید کے لیے اس میں سے صرف دو واقعات پیش خدمت ہیں۔

''لندن آبزرور نے انتہائی گستاخی کا ثبوت دیتے ہوئے ایک بار پھر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو اشتعال دینے کے لیے اپنے میگزین میں حضرت محمد ﷺ کی خیالی تصاویر شائع کرنے کی جسارت کی ہے جس میں بلاشبہ مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں یہ جریدہ اس سے پہلے بھی متعدد بار ایسی جسارت کر چکا ہے جس کا مقصد صرف اور صرف یہ رہا ہے کہ وہ مسلمانان عالم کے مذہبی تشخص کو مجروح کرے **For Fulfillment the quest** کے عنوان سے شائع ہونے والے مضمون میں سب سے پہلے حضرت محمد ﷺ کی ایک خیالی تصویر شائع کی گئی ہے اس کے بعد دنیا کی نامور شخصیات اٹیلا نپولین ماری کوری، گاندھی، انٹین، بارج، سوملکی، سردارتف، سلے گورنیل، ڈومی جان، ویسٹ وڑر اور رچرڈ برانیس کی تصاویر شائع کی گئی ہیں اس خاکہ میں مس بارسلونا 1992ء کی ایک نیم عریاں تصویر بھی شائع ہوئی ہے'' (روزنامہ ''خبریں'' لاہور 25 اگست 1993۔ رواداری اور اہل مغرب ص 383)

اسلام کے خلاف مغرب کی تہذیبی جنگ تیز تر ہوتی جا رہی ہے، امریکہ و مغربی ممالک ایک طرف تو اسلامی اقدار کا مذاق اڑانے والے سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے نام نہاد افراد کی پشت پناہی کر رہے ہیں اور دوسری جانب خود بھی دل آزار حرکات میں ملوث ہیں۔ ریڈیو خرطوم کے مطابق حال ہی میں امریکہ میں ایک امریکی کمپنی نے ایسے کارڈز جاری

کیے، جن میں قرآنی آیات کے فریم میں برہنہ عورت کی تصویر شائع کی گئی ہے۔ کچھ عرصہ قبل ہالی وڈ سے ایک بلیو فلم ریلیز کی گئی جس کے تمام قابل اعتراض مناظر مسجد میں قلم بند کیے گئے اور یہ فلم دنیا بھر میں نمائش کے لیے پیش کی گئی۔" (بیدار ڈائجسٹ مارچ 1995ء)

ایک مسلمان خواہ عملی لحاظ سے کتنا گیا گزرا ہی ہو وہ متبرک مقام اور مقدس ہستیوں کی شان میں ذرا سی بھی گستاخی برداشت نہیں کرسکتا۔ مسلم تنظیموں نے موجودہ دور کے مطابق سڑکوں اور بازاروں میں مظاہرے کیے۔ توہین کے مرتکب افراد کے خلاف قانونی کاروائی کرنے کے مطالبے کیے، چند دن گرجنے کے بعد مظاہروں کے بادل غائب ہوتے گئے اس دوران نہ تو ان کے خلاف قانونی کاروائی ہوئی اور نہ ہی کسی دانشور نے ان کی مذموم حرکتوں کو بے نقاب کیا یہ درست ہے کہ صیہونی جنگ مسلط کرنے سے پیشتر مسلمانوں کی غیرت کا جائزہ لینا مقصود تھا۔ مؤثر انسداد نہ کرسکنے کی وجہ سے ان کو مایوسی کے تاریک گہرے سمندر میں غرق کرنا تھا ان کے علاوہ اہل مغرب کا خفیہ منصوبہ یہ تھا کہ چونکہ مغرب میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا تھا اور اپنی اور امت مسلمہ کی نئی نسل کو باور کرانا تھا کہ مسلمانوں کی مقدس ہستیاں مغربی تہذیب کی ترجمان تھیں اور ان کے متبرک مقامات سٹوڈیوز کے طرز کے ادارے تھے۔

صیہونی تھنک ٹینک نے اسلام کی تضحیک خود بھی کی اور اس کے لیے نام نہاد مسلمانوں کو بھی خریدتے رہے سلیمان رشدی اور تسلیمہ نسرین قابل ذکر ہیں اب اہل مغرب نے مادہ پرستی کو مسلم اذہان پر مسلط کرنے کے لیے ایک نیا حربہ استعمال کیا کہ ان کے گماشتوں نے عقیدت کی آڑ میں سیرت طیبہ کو مسخ کرنا شروع کردیا۔ خواجہ شمس الدین عظیم کی زیر ادارت روحانی ڈائجسٹ کراچی نے اپریل 2005ء میں فخر موجودات نمبر جاری کیا جس میں محمد ذیشان خان کا ایک مضمون "پیغمبر اسلام کا دارالامارات" شائع ہوا محترم عبدالمجیب نے اس جھوٹ کے پلندے سے اہل علم کو آگاہ کیا کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو اوس وخزرج کی نوجوان لڑکیوں نے خوشی سے جھوم جھوم کر دف کی تھاپ پر خیر مقدمی کے گیت گائے۔ آپ نے پہلا قیام ابو ایوب انصاری کے دو منزلہ محل میں کیا۔ مسجد نبوی کے اردگرد تمام محل ازواج مطہرات کے لیے مخصوص کیے گئے تھے ان کے علاوہ بھی بارہ محلات تھے جن میں باغات تھے۔

نبی کریم ﷺ کی کچھ اراضی معدنی وسائل سے بھی مالا مال تھی جن میں ایک سونے کی کان بھی تھی۔ رسول اکرم ﷺ نہایت شاہانہ اور قیمتی لباس پہنتے تھے۔ ایک جوڑا لباس کی قیمت ساڑھے سات کروڑ روپے کے برابر تھی۔ رسول اکرم ﷺ کے پاس کچھ شکاری کتے بھی تھے جس میں سے ایک کتا رسول اللہ ﷺ کی کرسی کے نیچے بھی بیٹھا کرتا تھا، آپ کے کھیتوں اور باغات سے کئی ٹن اناج اور میوہ آتا رہتا تھا۔ آپ کی ازواج مطہرات کے لیے نوکروں کی تعداد دو سو سات تھی ان میں مرد بھی تھے اور خواتین بھی تھیں۔ ان میں ایک یہودی بھی اور ایک پارسی بھی تھا۔ آپ کی ہر ایک زوج کو سالانہ چار لاکھ اٹھارہ ہزار روپے کی مالیت کی اشیاء ملتی تھیں۔" ماخوذ المنبر ربیع الثانی 1426ھ محترم عبدالمجیب صاحب نے روحانی ڈائجسٹ کے ذمہ داروں کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کرانے کے لیے مسلمانوں کو ذمہ داری کا احساس دلایا ہے۔ ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔ لیکن اس گھناؤنے جرم کے پس منظر حقائق کا ادراک کرنا بھی ضروری ہے۔

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ اس امر کی شاہد ہے کہ آپ نے جان کا خطرہ مول لے لیا لیکن قریش مکہ کی طرف سے مال و دولت اور بادشاہت کی پیشکش کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ "میں نے اللہ تعالیٰ کے پیغامات آپ لوگوں تک پہنچادیے ہیں۔ اگر ان کو قبول کرلو گے تو یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی خوش قسمتی ہے اگر رد کردو گے تو میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کروں گا۔" امام کائنات ﷺ نے اپنے پیروکاروں کا زہد وتقویٰ اور سادگی وقناعت کی تعلیم دی لیکن اس کے ساتھ آپ ﷺ نے عملی نمونہ بھی پیش کیا۔

(جاری ہے)

سعودیہ وزارت عدل کی دعوت پر اسلامک شریعہ کونسل لندن کے وفد کا ڈاکٹر صہیب حسن کی زیر قیادت دورہ سعودی عرب

پروفیسر حافظ محمد عبدالاعلیٰ درانی (برطانیہ)

قسط نمبر 6

دار الافتاء اور شئون المساجد، مفتی اعظم، شیخ عبدالمحسن الترکی اورالشیخ لقمان سلفی سے ملاقات

آج کے پروگرام میں ہمیں دار الدعوۃ والا رشاد والشئون الاسلامیہ کا دورہ کرنا ہے اور ظہر کے بعد رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل الشیخ عبداللہ عبدالمحسن الترکی سے ملاقاتیں کرنا تھی۔ ساڑھے آٹھ بجے ہمارا قافلہ روانہ ہوگیا، ہم ادارہ دارالافتاء والدعوۃ والارشاد اور شئون المساجد پہنچے جہاں ہمارا استقبال نائب وزیر شئون المساجد نے کیا، حسب دستور انھوں نے شریعہ کونسل کے متعلق استفسارات کیے۔

دارالافتاء کا نام تو ہم بچپن سے ہی سنتے چلے آرہے تھے اور مدینہ یونیورسٹی سے فارغ ہونے کے بعد میرا ایک دفعہ یہاں آنا بھی ہوا تھا، اس وقت تمام مکاتب و دفاتر بہت سادہ اور معمولی عمارتوں میں ہوا کرتے تھے اور دنیا بھر میں مبلغین یہیں سے مبعوث کیے جاتے تھے۔ حضرت الشیخ عبدالعزیز بن باز قدس سرہ اسی ادارے کے سربراہ تھے جن کی خدمات رہتی دنیا تک سراہی جاتی رہیں گی۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ وادخلہ فسیح الجنۃ۔ اب الشیخ ابن باز رحمہ اللہ کے جانشین فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالعزیز آل الشیخ سے ملاقات کا اشتیاق تھا۔

یہ ادارہ ایک بہت بڑی بلڈنگ میں قائم کیا جاچکا ہے۔ ابتدائی ملاقاتوں کے بعد ہمیں دارالمکاتب لے جایا گیا، جہاں مفتی اعظم فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز آل الشیخ سے ملاقات ہونا تھی، ابھی ہم نے نشستیں سنبھالی ہی تھیں کہ سامنے سے وہ عظیم القدر ہستی تشریف لا رہی تھی جسے دیکھنے کو ایک مدت سے آنکھیں منتظر تھیں مفتی اعظم ماشاءاللہ خطیب الحج بھی ہیں اور آل الشیخ یعنی بارھویں صدی کے مصلح اعظم اور مجدد امام محمد بن عبدالوہاب قدس اللہ سرہ وجعل الجنۃ مثواہ کی اولاد میں سے ہیں ان میں خاندانی وجاہت بدرجہ اتم موجود ہے، ان کی تصویریں اخبارات میں دیکھی ضرور تھیں اور ان کا علم و عمل کی دعوت سے بھرپور خطبہ حج بھی سنا تھا لیکن آج براہ راست خوبصورت اور منور چہرے کے ساتھ ہمارے سامنے موجود تھے ہم نے دلی احترام و عقیدت کے ساتھ الشیخ کا استقبال کیا، وہ اپنی نشست پر تشریف فرما ہوئے اور سب کو خوش آمدید کہا۔ ڈاکٹر صہیب حسن نے مجلس الشریعۃ الاسلامیہ کا تفصیلی تعارف کرایا۔

جواب میں مفتی اعظم حفظہ اللہ نے ترحیبی کلمات جن میں سنت رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی دعوت اور قرآن و سنت کو اولین حیثیت دینے کی نصیحت تھی پھر اسلامک شریعہ کونسل کی کارکردگی کی تحسین فرمائی، مولانا ابوسعید، الشیخ ہیثم الحداد اور سید ابوالفاروق اور راقم نے بھی مختصراً خطاب کیا، سوال و جواب کی نشست میں بعض احباب نے مختلف موضوعات کو اپنایا، حضرت مفتی اعظم اطال اللہ بقاہ نے سب سوالات کے تسلی بخش جواب دیے لیکن جو موضوع سب سے اہم تھا وہ داعش کے جنگجوؤں کے بارے میں تھا جنھوں نے اسلام کے نام سے دہشت اور ظلم کی نئی تاریخ دہرانی شروع کر رکھی ہے جس کی طرف میں نے مفتی صاحب دام اقبالہ کی توجہ دلائی۔

چند دن پہلے مفتی اعظم کی جانب سے بھی سخت فتوی شائع ہوا تھا راقم نے مفتی صاحب سے اس بارے میں تفصیل سے جواب ارشاد فرمانے کی گزارش کی تو انھوں نے فرمایا: داعش جیسی انتہاپسند تنظیمیں ہرگز اسلامی عقائد و کردار کی نمائندہ نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے مجرمانہ اقدامات کا دین

اسلام کے ساتھ کوئی تعلق ہے بلکہ ان کی درندگی اور وحشت سے اسلام کی نہایت غلط تصویر غیر مسلموں تک جا رہی ہے۔

اگر داعش اپنے اقدامات سے باز نہیں آتی اور وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ جاری رکھے تو مسلمانوں پر لازم آتا ہے کہ وہ ان وحشیوں اور خوارج کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں کیونکہ یہ گروپ جارحانہ اور ظالمانہ ہے اور انسانوں کا ناجائز خون بہا رہا ہے ان کے خلاف بھرپور اقدامات کیے جائیں تاکہ مسلمانوں اور ان کے دین کو ان سے پہنچنے والے نقصان سے بچایا جائے، داعش کی وحشت ناکیوں نے اسلامی تشخص کو نقصان پہنچایا ہے

علمائے کرام کا فرض ہے کہ وہ ناپختہ ذہن مسلم نوجوانوں کو ان کے چنگل سے بچانے کی بھرپور سعی کریں، اسلام دین رحمت ہے جو نبی رحمت ﷺ کے اسوہ حسنہ کا نام ہے نہ کہ دہشت و درندگی کا، خاکسار کی درخواست پر مفتی اعظم سعودی عرب نے وعدہ فرمایا کہ ان کے اس فتوے کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کی جائے گی اور پھر چند دنوں کے بعد یہ فتویٰ پوری دنیا میں شائع ہوا جس میں یہ بھی ذکر تھا کہ مفتی صاحب سے اس بارے پوچھا گیا ہے اور وہ پوچھنے والا یہی خاکسار تھا۔

بوقت رخصت سب نے مفتی صاحب سے ان کی نشست پر جا کر مصافحہ کیا سب احباب نے عقیدت و محبت کے جذبات سے ان کی روشن پیشانی کا بوسہ بھی لیا اور انھوں نے سنت کے مطابق تقویٰ و اتباع کا راستہ اختیار کرنے کی وصیت بھی فرمائی، دعائیں دیں اور حسب روایت تحائف بھی عنایت کیے گئے۔

الشیخ عبداللہ عبدالمحسن الترکی سے ملاقات

حضرت مفتی اعظم کی بابرکت زیارت سے فراغت کے بعد ہمارا قافلہ کافی دور رابطہ عالم اسلامی کی طرف چلا وہ درعیہ کے راستے میں ہے۔ درعیہ کا نام مجدد امام محمد بن عبدالوہاب قدس سرہ کے حوالے سے ذہن میں بچپن ہی سے محفوظ تھا۔ اس روڈ سے گاڑیاں گزرتی جارہی تھیں اور میرا ذہن ان سے بھی زیادہ رفتار سے درعیہ کی تاریخی بھول بھلیوں میں سرگشت کر رہا تھا۔ کیا شان تھی جب اس سرزمین پر سے شرک و بدعات کی بیخ کنی کی جارہی تھی اور توحید و سنت کے شجر طیبہ کی آبیاری کی جارہی تھی جو ہمیشہ بہار دیتے رہیں گے۔

آج دنیا کی سب سے مضبوط توحید کی دعوت اسی سرزمین سے دی جارہی ہے اللہ اسے تا قیام قیامت لہلاتا رکھے۔ كلمة طيبة كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء تأتي اكلها كل حين بإذن ربها بڑی خواہش ہوئی کہ میں مدینۃ الریاض کے بعد دوسرے اہم علاقے درعیہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں اور ان در و دیوار کو دیکھوں جہاں سے امام محمد بن عبدالوہابؒ جیسے مصلح لوگوں نے جنم لیا۔

وما حب الديار شغفن قلبي ولكن حب من سكن الديار یعنی در و دیوار کی محبت میں ہم مبتلا نہیں ہمیں تو ساکنان دیار سے محبت ہے (ویسے بھی یہ میڈم لیلیٰ اور قیس عامری عرف مجنون کا علاقہ ہے) ابھی عقیدت و محبت کے جذبات میں غرق تھا کہ اچانک رابطہ عالم اسلامی کے مرکز کے سامنے ہماری گاڑیاں رکیں، یہاں تک آنے میں کافی وقت لگا، یہ شاید پہلا علاقہ تھا جس کی طرف جاتے ہوئے ہمیں ریاض شہر سے باہر نکلنا پڑا، راستے میں مٹی اور ریت کے پہاڑ دیکھ دیکھ کر فضا میں بڑی مانوسیت اور رومانویت بھی پیدا ہوگئی تھی یوں بھی ہم تاریخ کے ایک افسانوی کردار لیلیٰ و مجنون کے علاقے سے گزر رہے تھے۔ بہرحال کافی لمبی ڈرائیونگ کے بعد ہم رابطہ عالم اسلامی کے مرکز پہنچے، الشیخ عبداللہ عبدالمحسن الترکی حفظہ اللہ استقبال کے لیے خود دروازے پر تشریف لائے، بڑے پرتپاک اور کھلے چہرے سے ملے اور مرکز میں موجود مسجد تک لے گئے جہاں ظہر کی نماز ان کی امامت میں ادا کی گئی۔

فضیلۃ الشیخ عبداللہ عبدالمحسن الترکی سعودی تاریخ کا جگمگاتا نام ہے، ساری دنیا کے اہل علم سے ان کا براہ راست رابطہ ہے۔ کافی عمر رسیدہ ہو چکے ہیں لیکن جسم میں جوانوں کی سی تیزی اور سمجھ بوجھ رکھتے ہیں ان کا مرتبہ وفاقی وزیر مملکت کا ہے۔ نماز ظہر کے بعد فضیلۃ الشیخ سے ملاقات ہوئی شیخ صہیب صاحب سے تو ان کی سعودی علماء و مشائخ ہی کی طرح بے تکلفی ہے۔ (جاری ہے)

نماز کی اہمیت و فضیلت اور بے نماز کا انجام

وقار عظیم بھٹی میر محمدی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ''اور اپنے اہل وعیال کو نماز قائم کرنے کا حکم دیجیے اور خود بھی نماز کی پابندی کیجیے۔''(طہٰ:132)

بلاشبہ نماز ایک مکمل اور جامع عبادت ہے جو بدنی، قولی اور قلبی عبادات کا حسین امتزاج اور خشیت الٰہی کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ نماز ایک ایسا فریضہ ہے جو ہر عاقل و بالغ مرد و عورت پر دن اور رات میں پانچ مرتبہ فرض ہے اور مرد کے لیے تو کسی حالت میں بھی معاف نہیں حتیٰ کہ بیماری اور میدان جنگ میں بھی معاف نہیں جبکہ عورت کو اجازت ہے کہ وہ دوران حیض نماز نہ پڑھے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک اور دلوں کی راحت اور اللہ تعالیٰ سے مناجات کا بہترین ذریعہ ہے اسی لیے اسے ''اُم العبادات'' کہا گیا ہے لیکن افسوس! یہ جتنا اہم فریضہ ہے اتنا ہی مسلمان اس سے دور ہیں۔ نماز ہی ہے جو انسان کو نظم و ضبط اور پابندی وقت سکھاتی اور طہارت و نظافت کا عادی بناتی اور فواحش و منکرات سے روکتی ہے۔

نماز چونکہ دین اسلام کا ستون ہے اور ستون کے بغیر کسی بھی عمارت کا کھڑا ہونا ممکن نہیں جو شخص نماز کا پابند نہیں گویا اس کا کوئی مذہب نہیں اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، گویا مومن اور کافر کے درمیان فرق نماز کا ہے۔ نماز جنت کی کنجی اور مومن کی معراج ہے، نماز مسلمان کے تقویٰ و پرہیزگاری کو ماپنے کی بہترین کسوٹی ہے کیونکہ نماز میں سستی کرنا منافقین کا کام ہے، نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور نماز اتحاد امت کا بہترین ذریعہ ہے۔

نماز کی اہمیت

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ ''تمام معاملات کی اصل اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے۔'' (الترمذی)

نماز دین اسلام کا بنیادی اور ایک ایسا رکن ہے جس کو ادا کیے بغیر انسان مسلمان نہیں ہوسکتا اسی لیے قبول اسلام کے بعد سب سے پہلا حکم بھی نماز کا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (متفق علیہ)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلٰوةُ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ ''بیشک روز قیامت بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے، اگر نماز درست ہوئی تو وہ فلاح پا جائے گا اور کامیاب ہوجائے گا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام و نامراد ہوجائے گا۔'' (نسائی شریف)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وصیت

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو کسی علاقے کا گورنر بنا کر بھیجتے تو اُسے یہ وصیت فرماتے: إِنَّ أَهَمَّ أَمْرِكُمْ عِنْدِيْ الصَّلَاةُ فَمَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا

فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ "میرے نزدیک تمہارا اہم ترین فریضہ اقامت الصلوۃ ہے جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر ہمیشگی کی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز ضائع کر دی گویا وہ (دین کے) دیگر امور کو بھی ضائع کرنے والا ہوگا۔" (الموطا کتاب وقوت الصلاۃ)

مومن اور کافر کی پہچان

مثال کے طور پر ایک مجلس برپا ہے اس میں عیسائی، یہودی، مرزائی، کافر اور مسلمان شامل ہیں۔ اب کیسے پتا چلے گا کہ ان میں مسلمان کون اور یہودی کون ہے؟ ادھر سے مؤذن اللہ اکبر اور حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کی صدا بلند کرتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اللہ اکبر کی صدا پر وہی کھڑا ہوگا جو مسلمان ہوگا، لیکن اگر یہ سب اللہ ذوالجلال کی اس دعوت و پکار کو سنی ان سنی کر دیں تو کیا آپ ان میں سے کسی ایک کو مسلمان کہہ سکتے ہیں؟ بالکل نہیں، بلکہ آپ تو یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ یہ سبھی کافر بیٹھے ہوئے ہیں ان میں مسلمان کوئی بھی نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ کی عبادہ بن صامت ؓ کو وصیت

سیدنا عبادہ بن صامت ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست رسول اللہ ﷺ نے چند وصیتیں فرمائیں: (۱) تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہیں جلا دیا جائے، تمہارے ٹکڑے کر دیے جائیں یا تمہیں پھانسی پہ لٹکا دیا جائے (۲) نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے (۳) گناہ کا مرتکب نہ ہونا، کیونکہ یہ غضب الٰہی کا سبب ہے (۴) شراب نہ پینا کیونکہ یہ تمام برائیوں کی سردار ہے۔ (الترغیب والترہیب)

ترکِ نماز کفر ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ "مسلمان آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (حد فاصل) ترک نماز ہے یعنی نماز کا چھوڑنا ہے۔" (مسلم)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے نماز عصر (جان بوجھ کر) چھوڑ دی پس اس کے اعمال باطل ہوگئے۔" (بخاری) اسی طرح سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے نماز ترک کر دی اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۲۱۸)

سیدنا عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ترک نماز کے علاوہ کسی گناہ کو کفر نہیں سمجھتے تھے یعنی تمام صحابہ ؓ اس بات پر متفق تھے کہ بے نماز کافر ہے۔ (جامع ترمذی، کتاب الایمان)

بے نماز کے متعلق صحابہ کرام ؓ اور ائمہ دین کا فتویٰ

واضح ہو کہ تارک الصلوۃ اصحاب ظواہر کے نزدیک کافر ہے۔ چنانچہ عمر فاروق ؓ، عبداللہ بن مسعود ؓ، عبداللہ بن عباس ؓ، جابر بن عبداللہ ؓ، ابودرداء ؓ، ابوہریرہ ؓ، عبدالرحمن بن عوف ؓ اور غیر صحابہ میں امام احمد بن حنبل ؒ، اسحق بن راہویہ ؒ، ایوب السختیانی ؒ، ابوداؤد الطیالسی ؒ، ابوبکر بن ابی شیبہ ؒ کے قول کے مطابق تارک الصلوۃ کافر ہے۔ جبکہ امام حماد ؒ، مکحول ؒ، امام شافعی ؒ اور امام مالک کے نزدیک کافر تو نہیں ہوتا مگر ان کا یہ فتویٰ ہے کہ ایسے شخص کو شدید قید میں رکھا جائے اور خوب سزا دینی چاہیے اور اس قدر ماریں کہ جسم سے خون بہنے لگے اور یہاں تک کہ توبہ کر لے یا پھر اسی حالت میں مر جائے۔ (فتاویٰ اشرفیہ، بحوالہ تفسیر مظہری)

پیر عبدالقادر جیلانی ؒ کا فتویٰ

پیر عبدالقادر جیلانی ؒ اپنی مایہ ناز کتاب "غنیۃ الطالبین" میں لکھتے ہیں کہ اگر ستر اونٹوں کی قطار لگی ہوئی ہو اور آخری اونٹ پر بے نماز بیٹھا ہو اور مجھے کہا جائے کہ پہلے اونٹ کی مہار پکڑ لیں تو میں قطعاً مہار نہیں پکڑوں گا کیونکہ آخری اونٹ پر بے نماز بیٹھا ہے۔ آپ مزید فرماتے ہیں: وَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يُدْفَنُ فِي قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ اگر بے نماز مر جائے تو اس کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھو اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی

نہ کرو۔

نماز کا چور

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوری کے اعتبار سے بہت برا چور لوگوں میں وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور وہ کیوں کر چوری کرتا ہے اپنی نماز میں؟ فرمایا: جو نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اس کا، رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق نماز کا چور تمام چوروں سے بدتر ہے اور کیا ہماری نمازوں کے سجدے اور نا تمام رکوع نماز کی چوری نہیں ہے؟۔ (مسند احمد)

کوے کی ٹھونگیں

سیدنا عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (سجدے میں) کوے کی (طرح) ٹھونگیں مارنے سے منع فرمایا ہے جو لوگ سجدے سے سر جلدی اٹھا لیتے ہیں اور اٹھاتے ہی فوراً بغیر اطمینان سے بیٹھے پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں وہ کوے کی طرح ٹھونگیں مارتے ہیں کیونکہ کوا دانہ اٹھاتے وقت زمین پر جلدی سے چونچ مار کر دانہ اٹھاتا ہے اور پھر جلدی ہی سے دوسرے دانے کے لیے چونچ مارتا ہے۔ (ابوداود)

بے قاعدہ نماز منہ پر مار دی جاتی ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت موجود ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَیْرِ وَقْتِهَا وَلَمْ یُسْبِغْ وُضُوْءَهَا وَلَمْ یُتِمَّ لَهَا خُشُوْعَهَا وَلَا رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِیَ سَوْدَآءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ ضَیَّعَكَ اللّٰهُ کَمَا ضَیَّعْتَنِیْ حَتّٰی اِذَا کَانَتْ حَیْثُ شَآءَ اللّٰهُ لُفَّتْ کَمَا یُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهَهٗ جس شخص نے نماز کو اس کے وقت سے ٹال کر (عمداً اخیر وقت) پڑھا اور اس کا وضو بھی سنوار کر نہ کیا اور دل کو بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع و سجود کو (مع قومہ، جلسہ) خوب تسلی اور اطمینان سے پورا نہ کیا تو جب وہ نماز رخصت ہوتی ہے تو کالی بھجنگ ہو جاتی ہے (اور برکت سے خالی ہو جاتی ہے) پھر وہ نماز اس نمازی کو کہتی ہے کہ جس طرح تو نے مجھے برباد کیا ہے اللہ تجھے بھی اسی طرح برباد کرے، یہاں تک کہ جب تھوڑی سی اونچی ہو جاتی ہے جس قدر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو پھر اس نماز کو چیتھڑوں میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر (فرشتے) مارتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب)

برادران اسلام! یہ انتہائی فکر مندی کی بات ہے کہ جس بدبخت شخص کی تباہی و بربادی کے لیے بدعا نماز کرے، بھلا اس نمازی کا انجام کیا ہوگا؟ اس لیے حضور ﷺ کی حدیث کو مقدس سمجھتے ہوئے ہر جلد باز، نماز میں ٹھونگیں مارنے والے، رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ برائے نام کرنے والے نمازی حضرات آج سے ہی اللہ ذوالجلال کے حضور تائب ہوں اور آئندہ نماز کو سنت نبوی کے مطابق ادا کرنے کا عزم کر لیں کیونکہ اگر مسنون نمازیں ہوئیں تو روز محشر میزان میں رکھی جائیں گی۔ ایسی نمازیں جو دنیا میں ہی چیتھڑوں میں لپیٹ کر منہ پہ مار دی گئیں (اللہ ہم سب کو محفوظ رکھے) کل قیامت کو کس طرح شرف قبولیت حاصل کر پائیں گی؟

نماز کو اول وقت پر ادا کرنا

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: ای العمل احب الی اللہ قال الصلوة علی وقتها قلت ثم ای قال ثم بر الوالدین قلت ثم ای قال ثم الجهاد فی سبیل اللہ کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو وقت پر پڑھنا، میں نے پوچھا پھر کون سا آپ ﷺ نے فرمایا پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا میں نے پوچھا پھر کونسا آپ ﷺ نے فرمایا پھر جہاد فی سبیل اللہ۔ (صحیح بخاری)

نماز میں سستی کرنا منافقین کا کام ہے

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ ''بیشک منافق اللہ تعالیٰ سے چالبازیاں کررہے ہیں اور وہ انھیں اس چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے اور جب وہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں۔'' (النساء:142)

منافق کی نماز

حدیث میں ہے: وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ صَلوٰةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ نماز (عصر کی جو اخیر وقت پڑھی جائے) منافق کی نماز ہے کیونکہ (منافق) بیٹھا رہتا ہے، انتظار کرتا ہے غروب آفتاب کا یہاں تک کہ جب ہوجاتا ہے (آفتاب) زرد اور ہوجاتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان کے (غروب ہونے کے قریب) تو کھڑا ہوتا ہے (نماز کے لیے) پھر چار ٹھونگیں مارتا ہے (جانوروں کے دانہ چگنے کی طرح جلدی جلدی کرتا ہے سجدے) اور یاد نہیں کرتا اس میں اللہ کو مگر تھوڑا۔'' (مسلم)

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ایسی نماز کو منافق کی نماز قرار دیا ہے۔

فرعون، قارون، ھامان اور ابی بن خلف کے ساتھ حشر

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ ''جو کوئی نماز پر محافظت نہیں کرتا (مداومت نہیں کرتا، نماز کے فرائض واجبات اور سنتیں پوری طرح نہیں پڑھتا تو ایسی غیر مستقل اور بے قاعدہ نماز) نہ ہوگی واسطے اس کے نور اور نہ (ایمان کی) دلیل اور نہ بخشش (کا سبب) اور روز قیامت وہ ہوگا (عذاب میں) قارون فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ۔'' (بیہقی)

اب آپ بذات خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ آپ امام الانبیاء ﷺ کا ساتھ پسند کرتے ہیں یا قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کا؟ جبکہ یہ حال اس شخص کا ہوگا جو پوری پانچ نمازیں نہیں پڑھتا یا کبھی پڑھتا ہے اور کبھی چھوڑ دیتا ہے اور نماز کے رکوع وسجود، قومے، جلسے کو اطمینان سے پوری طرح ادا نہیں کرتا۔ نماز کی محافظت نہ کرنے والے آدمی کے حشر کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور جو بالکل نماز نہیں پڑھتا بھلا اس کا کیا انجام ہوگا؟ اس لیے آج سے ہی اس بات کا عزم کرلو کہ آئندہ نماز نہیں چھوڑیں گے لہٰذا اپنی اولادوں کو بھی نماز سکھاؤ، اور اس کا عادی بناؤ۔

اپنی اولاد کو نماز سکھائیں

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلوٰةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ ''جب تمھارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو انھیں نماز کی تلقین کرو اور جب دس سال کے ہوجائیں (نماز میں سستی کرنے پر) انھیں سرزنش کرو اور ان کے بستروں میں تفریق کردو۔''

(سنن ابی داؤد)

اس حدیث سے نماز کی اہمیت واضح ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہوا کہ تعلیم وتربیت کے نقطہ نظر سے بچوں کو مارنا پیٹنا جائز ہے لیکن یہ مار وحشیانہ نہ ہو بلکہ اس طریقے سے ہو کہ بچوں کی تربیت بھی ہو جائے اور بچے کو نقصان بھی نہ پہنچے، مگر یہ فلسفہ بالکل غلط ہے کہ بچوں کو کچھ بھی نہ کہا جائے، بالکل ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ نماز کی طرح دیگر احکام شریعت بھی بچوں کو سکھائے جائیں۔

نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے

ارشار باری تعالیٰ ہے: إِنَّ الصَّلوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ''بیشک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔'' علامہ ابن کثیر

نے تفسیر ابن کثیر میں روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "مَنْ لَّمْ تَنْهَهُ صَلاَتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ" جس کی نماز بے حیائی اور برائی سے نہ روکے اس کی نماز نہیں ہے۔"

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: نماز کے بے شمار فوائد ہیں مگر سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ بے حیائی اور ناشائستہ حرکات سے روکتی ہے، نماز اللہ تعالیٰ سے گہرے تعلق کا نام ہے۔ اللہ کے سامنے عاجزانہ عبودیت کا اقرار، اپنی فرمانبرداری اور اللہ ذوالجلال کی برتری کا اعتراف ہے۔ اپنی املاک، مال و دولت، عزت و آبرو کو عطیہ الٰہی ہونے کا اقرار کر کے عاجزانہ لہجے میں اپنی تمام آئندہ کی حاجات کا سوال ہے پھر کون ہے جو پانچ دفعہ اس طریق سے نماز پڑھے اور پھر بھی گناہ اور ناشائستہ حرکات کی طرف مائل ہو۔ (تفسیر ثنائی)

الشیخ عبدالعزیزؒ لکھتے ہیں: بیشک مومن اپنی نماز کی بدولت حرام چیزوں سے بہت دور رہتا ہے، وہ محرمات یہ ہیں: زناکاری، شراب پینا، تمباکو نوشی، جھوٹ، چغل خوری، بہتان تراشی، قتل ناحق، سود خوری، رشوت، ملاوٹ، دھوکہ دہی، ریڈیو، ٹی وی اور سینما وغیرہ کی لغویات وغیرہ۔

(موارد الظمآن اول)

ہماری نماز ہمیں بے حیائی اور برائی سے کیوں نہیں روک رہی؟

اب آپ خود انصاف کیجئے کہ مسلمان آج کل نماز کس طرح پڑھتے ہیں؟ جھٹ وضو کیا، اللہ اکبر کہا، ثناء، الحمد للہ اور سورۃ اخلاص کو کتر کتر کر پڑھا اور رکوع میں پہنچے ابھی پیٹھ نہ سیدھی ہونے پائی تھی کہ مضطرب تسبیحات نے غیر مطمئن رکوع سے خلاصی پائی۔ سر اٹھاتے ہی سجدے میں گئے (اور قومے کا پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا ہوتا ہے حالانکہ اس کے بغیر نبی ﷺ نے نماز کو باطل قرار دیا) بے قرار سجدے سے سر اٹھاتے ہی دوسرے سجدے کے بار گراں سے نجات پائی اور کھڑے ہو گئے۔ (جلسے کا نام و نشان نہیں جس کے نتیجہ ان سے نماز منتفی ہو جاتی ہے) آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ تقریباً سب مسلمانوں کی نماز عام طور پر بے چین، رکوع و سجود غیر مطمئن اور قومہ جلسہ مضطرب یا بے نشان ہوتے ہیں۔ عوام تو درکنار ائمہ مساجد کی نماز جماعت میں قومہ و جلسہ مفقود اور رکوع و سجود بے حضور ہوتے ہیں۔ امام جب قیام سے رکوع میں پہنچتا ہے تو پھر مقتدیوں کے رکوع میں پہنچنے پر وہ قومے سے گزر جاتا ہے اور مقتدی جب سجدے میں آتے ہیں تو امام جلسے کی حدود پھلانگ چکا ہوتا ہے اور جب مقتدی سجدے سے سر اٹھاتا ہے تو امام دوسرے سجدے کے بارے میں سبکدوش ہو چکا ہوتا ہے، بھلا ایسی نماز جس میں خشوع وخضوع نام کی کوئی چیز نہیں بے حیائی اور برائی سے کیسی روک سکتی ہے؟

لمحہ فکریہ!

آخر کیا وجہ ہے؟ ہم ہر نماز پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں لیکن پھر بھی معاشرتی برائیاں ایک وباء کی طرح پھیل رہی ہیں؟ بے حیائی اور بے راہ روی دن بدن پروان چڑھ رہی ہے۔ کیبل پر فحش قسم کے ڈرامے، فلمیں دیکھنا ہمارا معمول بن گیا ہے۔ فیشن کے نام پر بیہودہ لباس کہ جس سے ستر بھی پورا نہیں ہوتا وہ پہننے میں ہم شرم بھی محسوس نہیں کرتے۔ غیبت گوئی اور چغل خوری ہمارے معمول میں اس طرح رچ بس گئی ہے جیسے کھانا پینا کہ اس کے بغیر گزارا ممکن نہیں، دل حسد و بغض اور کینہ پروری سے پراگندہ ہیں معاشرہ اخلاقی پستی کا شکار ہے۔

ان تمام برائیوں کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم محض نماز کے افعال ادا کرنے کو اس کا اصل مقصد سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کو ہماری وہ کیفیت مطلوب ہے جو انسان کے دل پر غالب آ کر اسے متبع الٰہی ہونے اور اعمال صالحہ کرنے پر آمادہ کرے۔ اس کے لیے دوران نماز دل کا حاضر ہونا، تقویٰ کا موجود ہونا، طہارت و پاکیزگی کا ہونا، نیت کا خالص ہونا، خشوع وخضوع کو ملحوظ خاطر رکھنا اور کلام الٰہی کے معانی و مطالب کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے، وگرنہ اس کے بغیر نماز فضول ہے قابل قبول نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نماز پنجگانہ با جماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آنکھوں دیکھا حال

سرفراز عظیم بھٹی

جماعت اہلحدیث میر محمد کے زیر اہتمام حسب سابق فقید المثال سیمینار نہایت تزک واحتشام کے ساتھ مورخہ 11 جنوری 2015ء بروز اتوار بعد از نماز عشاء جامع مسجد محمدی اہلحدیث (حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدیؒ والی) میں شیخ الحدیث والتفسیر حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ امیر جماعت اہلحدیث پاکستان کی زیر امارت، حافظ محمد اسماعیل عزیز میر محمدی کی زیر صدارت اور امیر جماعت اہلحدیث پنجاب حافظ عبدالوحید شاہد روپڑی کی شیر دل قیادت میں منعقد ہوا۔ سیمینار میں جہاں دیگر ممتاز رہنما شریک ہوئے وہاں امیر جماعت اہلحدیث پنجاب کی خصوصی آمد نے چار چاند لگا دیے۔ سیمینار کی سرپرستی حافظ محمد طارق عزیز میر محمدی نے کی جسے انھوں نے بحسن خوبی سرانجام دیا اور معزز علماء کرام کی آمد پر جماعتی احباب کے ہمراہ شاندار و پرتپاک استقبال کرتے ہوئے انھیں دل کی گہرائیوں سے اھلاً وسھلاً مرحبا کہا، سلف صالحین کے ان علمبرداروں کو دیکھ کر ہر ایک کی زبان پر ماشاء اللہ ماشاء اللہ کے الفاظ تھے اور یہ ہمارے لیے ایک بڑا اعزاز تھا کہ جماعت اہلحدیث کی قیادت ہمارے ہاں تشریف لائی جس کے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں، علمائے کرام کے کھانے کا انتظام حافظ محمد طارق عزیز میر محمدی کی رہائش گاہ پر کیا گیا جہاں لذیذ کھانوں سے ان کی ضیافت کی گئی۔

آج کے روز جماعت اہلحدیث میر محمد کے ہر نوجوان کا جوش و جذبہ دیدنی تھا، ہر طرف خوشی کی لہر تھی۔ موسم کی خرابی کے پیش نظر احساس کمتری کا شکار ہوئے بغیر احباب جماعت نے بھرپور محنت وکاوش کی جس میں سرفہرست وقار عظیم بھٹی میر محمدی ہیں جنھوں نے فرداً فرداً لوگوں کو سیمینار میں شرکت کی دعوت بھی دی اور جماعت اہلحدیث کا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ قرآن وسنت کے دلائل وبراہین کو بروئے کار لا کر اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانے اور ان کے جواب کو صبر وتحمل کے ساتھ سننا اور ہر قسم کی کڑوی کسیلی بات کو خندۂ پیشانی سے برداشت کرنا جماعت اہلحدیث پاکستان کا طرۂ امتیاز ہے۔

سیمینار کا آغاز تلاوت کلام مجید اور حمد ونعت سے ہوا، بعد ازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا تو سب سے پہلے ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث پنجاب مولانا محمد سلیمان شاکر نے اپنے انتہائی مفکرانہ اور ولولہ انگیز خطاب میں کہا کہ نبی ﷺ کی محبت کا تقاضا رقص وسرور کرنا نہیں بلکہ اتباع کرنا ہے اور فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق کوئی بھی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کو ساری کائنات حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ قیمتی ومحبوب نہ سمجھ لے۔ انھوں نے کہا کہ محبت رسول کے کھوکھلے دعویداروں، شریعت محمدی کا گلی گلی مذاق اُڑانے اور گھر گھر نبی کو بلانے، ہواؤں، فضاؤں کے ذریعے نبی ﷺ تک درود پہنچانے والوں کو چاہیے کہ وہ نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کے ہر پہلو پر عمل کریں یہی محبت کا اصل تقاضا ہے۔

اس کے بعد ایک ایسی پُروقار شخصیت جس کا انداز گفتگو اور ملنساری اپنی مثال آپ ہے، انھیں جب بھی کوئی ملتا ہے وہ یہی محسوس کرتا ہے کہ یہ سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں کیونکہ مسکراہٹ ان کے لبوں کی زینت ہوتی ہے وہ امیر جماعت اہلحدیث پنجاب حافظ عبدالوحید شاہد روپڑی حفظہ اللہ ہیں جنھوں نے امیر پنجاب کا عہدہ سنبھالتے ہی پنجاب بھر میں جماعتی نمائندگی میں نکھار پیدا کر دیا ہے۔ انھوں نے اپنے مسحور کن انداز خطابت سے مجلس کو کشت زعفران بنائے رکھا اور کہا کہ عزت اور ذلت کا مالک صرف اللہ ہے اس کے سوا نہ کوئی عزت دے سکتا ہے اور نہ ہی ذلیل کر سکتا ہے جو لوگ حصول اقتدار کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے سامنے جھکتے ہیں وہ لوگ فی الحقیقت بہت احمق ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مخلوق میں سے کسی کو مستحق عبادت سمجھنا یا اس کو عبادت الٰہی میں شریک کرنا شرک ہے جو توحید کی ضد ہے اس کے برعکس اگر کوئی انسان قبر، شجر، حجر کی پرستش و بندگی نہیں کرتا بلکہ اللہ کو وحدہ لاشریک ماننا اور اسی کی عبادت کرتا ہے تو یہ بہت بڑی سعادت مندی ہے۔

علاوہ ازیں امیر محترم نے شرکائے سیمینار کی کثرت دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور کامیاب سیمینار کروانے پر بطور حوصلہ افزائی وقار بھائی و دیگر کارکنان کو مبارکباد دی تو انھوں نے کہا کہ اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہیں جس نے ہمیں اسلاف کی یادگار جماعت اہلحدیث کی ورکری کا اعزاز بخشا ہے۔

ان کے بعد للکار علامہ امیر جماعت اہلحدیث لاہور مولانا شاہد محمود جانباز کو دعوت خطاب دی گئی، انھوں نے کہا کہ توحید امن کی بنیاد اور شرک فساد کی جڑ ہے۔ توحید کی اہمیت اسلام میں ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے اور توحید کو اپنائے بغیر انسان مسلمان کہلانے کا حق نہیں رکھتا۔ اسی لیے انبیاء علیہم السلام نے دعوت الی اللہ کا آغاز بھی عقیدہ توحید سے کیا ہے۔ وطن عزیز جسے لا الہ الا اللہ کی بالادستی ونفاذ کے لیے حاصل کیا گیا تھا وہ آج شرک کی آماجگاہ بن چکا ہے جبکہ پاکستان کے باسیوں کو تو پوری دنیا میں توحید کے علمبردار ہونا چاہیے تھا اگر ایسا نہیں تو اہل توحید شتر بے مہار زندگی گزارنے کی بجائے ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کریں۔

استاذ العلماء، مفسر قرآن، مناظر اسلام، روپڑی خاندان کے چشم و چراغ، سفیر امن ناظم الامور السیاسیہ جماعت اہلحدیث پاکستان محترم حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جشن عید میلاد کے نام پر سنت نبوی ﷺ سے لوگوں کو دور کرنا اور بدعات و خرافات کو ترویج دینا ایک افسوس ناک امر ہے کیونکہ 12 ربیع الاول کو نبی رحمت ﷺ نے رحلت فرمائی اور آپ کی پیاری بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا پر غموں کے پہاڑ چھائے ہوئے تھے اس دن کو عید کا نام دینا حقیقت میں دین حنیف کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے، جبکہ ہمارا فرض منصبی تو یہ تھا کہ ہم لوگوں کو بدعات وخرافات کی بجائے سیرت نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دیتے۔

انھوں نے نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہا کہ تمام مسلم نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ توحید وسنت کے پرچار یعنی مشن انبیاء علیہم السلام (دعوت و اصلاح) کو جاری رکھیں جس طرح غیر مسلم قوتیں متحد ہو کر اسلام کو نقصان پہنچانے اور غیر شرعی لٹریچر کو فروغ دینے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑ رہی ہیں ایسے پرفتن دور میں فلمی ایکٹروں کو آئیڈیل نہ بنائیں بلکہ اسلاف کی زندگیوں کا مطالعہ کریں اور فرقہ واریت سے اجتناب کرتے ہوئے پرچم اسلام کی سربلندی کے لیے بے لوث محنت کریں۔

عالم باعمل پروفیسر عبیدالرحمن محسن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے، ان پر سجدہ کرنے، چڑھاوے چڑھانے، چلہ کشی کرنے، ان پر چراغاں کرنے، نذر و نیاز دینے اور ان پر میلے لگانے والوں پر لعنت فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیز کو غیر اللہ کے نام پر دینا حرام ہے اور ایسا کرنے والا مشرک ہے۔ آج اولیاء اللہ کے مزار کفر و شرک اور بدعات وخرافات کی آماجگاہیں بن چکے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے اس لیے اس کے اقتدار، اختیارات اور اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنا شرک اکبر ہے۔

یہ سیمینار گاؤں میر محمد کا ایک مثالی سیمینار تھا جو کہ جماعت اہلحدیث میر محمد کے کارکنان کے خلوص کا مظہر ہے، بالخصوص اس کی کامیابی کا سہرہ اُستاد محترم حافظ محمد طارق عزیز میر محمدی حفظہ اللہ کے سر ہے جن کی دعاؤں اور انتھک محنتوں سے کامیاب ہوا ہے۔ سیمینار میں قاری محمد اصغر، قاری محمد اسلم ثاقب، قاری عبدالوحید عابد مدیر جامع مسجد اللہ اکبر و مدرسہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا للبنات خانکے موڑ، قاری زبیر احمد ناظم جامع مسجد اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، قاری وقار احمد، قاری عبیداللہ احسن، قاری سلمان احمد، قاری رحمت اللہ، قاری محمود احمد، قاری نیامت، قاری ایوب، محمد نواز بھٹی، فیصل بھٹی، فیاض نصر اللہ، حافظ لقمان عظیم، فہیم عظیم بھٹی، خذیمہ طارق، طارق محمود بھٹی، محمد انس بھٹی، حافظ انعام الرحمن، حافظ محمد راشد و دیگر معززین نے شرکت کی

آخر میں عوام الناس کے لیے بہترین بریانی سے ضیافت کا انتظام کیا گیا جو سب نے جی بھر کے کھائی، یوں یہ عظیم الشان سیمینار اپنی حسین یادوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے اللہ رب العزت اس کے تمام منتظمین کو صحت و سلامتی سے نوازے اور انھیں خوش خرم رکھے۔ آمین

□□□□

جماعتی خبریں

قبولیت مسلک اہل حدیث

ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث پنجاب مولانا محمد سلیمان شاکر کے برادر محترم فہد عمیر صاحب گذشتہ دنوں چترال کے سیاحتی دورہ پر بمبوریت پہنچے جہاں سیر وسیاحت کے ساتھ ساتھ تبلیغ دین کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ ان کی مساعی جمیلہ سے گاؤں بڑاشینگاندا میں شیخ عبدالناصر کے چھوٹے بھائی محمد طاہر ولد منصور احمد نے قرآن وسنت کے دلائل سے متاثر ہوکر مسلک اہلحدیث قبول کرلیا۔ اس موقع پر علاقہ کی انتہائی معتبر اور معروف شخصیت جناب حاجی رحمت گل بھی موجود تھے۔ محمد طاہر کا کہنا تھا کہ قرآن وحدیث کے براہین قاطعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حق صرف کتاب وسنت کی اتباع کا نام ہے اور کائنات میں یہ شرف اور اعزاز فقط اہل حدیث کو ہی حاصل ہے۔ ادارہ تنظیم اہلحدیث بھائی محمد طاہر کو قبولیت مسلک حق پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی استقامت علی الحق کے لئے دعا گو ہے۔

(ادارہ)

دعائے صحت

مولانا ثناءاللہ فاروقی صاحب گذشتہ دنوں سے بیمار ہیں تمام بھائی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد از جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین

(دعا گو: محمد نواز ساجد 0321-4787986)

اپیل

جامع مسجد اُم القریٰ ومدرسہ ابوہریرہؓ 38 سرور سٹریٹ نزد لاہوری دودھ والانئی آبادی گڑھی شاہو لاہور میں زیر تعمیر ہے۔ مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ ڈالیں، اللہ تعالیٰ آپ کے مال وجان میں برکت عطا فرمائے۔ آمین (رابطہ نمبر: 0333-4051007)

اظہار تعزیت

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہجویری ٹاؤن لاہور کے سابق امیر کیپٹن کے ایم سلیمی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں رانا محمد نصر اللہ خاں، امتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ سمیت دیگر رہنماؤں اور عوام الناس نے شرکت کی۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین (منجانب: قاری نذیر احمد قصوری نائب ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ہجویری ٹاؤن لاہور)

تبلیغی رپورٹ

مورخہ 10 جنوری بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث چک پنڈی میں اہلحدیث یوتھ فورس چک پنڈی ضلع گجرات کے زیر اہتمام چھٹی سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرس منعقد ہوئی۔ کانفرس سے مولانا طارق محمود یزدانی اور مولانا عبدالواحد سلفی نے خطابات کیے۔ دعا ہے کہ اللہ اس کانفرس کو منتظمین کے لیے ذریعہ نجات بنائے آمین (منجانب: قاری عبدالغفار صدیقی صدر اہلحدیث یوتھ فورس چک پنڈی وانتظامیہ مسجد ہذا 0333-8464179)

اظہار تشکر

ہمارے بھائی عبدالرحمنؒ بلوچ جو کہ ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے نہر میں گر کر وفات پاگئے تھے، احباب جماعت کی کوششوں سے تین دن کے بعد ان کی میت نہر سے ملی۔ اس پر ہم تمام احباب جماعت جنھوں نے جنازہ میں شرکت کر کے یا ٹیلی فون کے ذریعے تعزیت کی ہے ہم ان کے نہایت مشکور ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں دنیا و آخرت میں عزت وسرفرازی عطا فرمائے۔ آمین

(منجانب: مولانا شمعون عابد بلوچ مدرس جامع محمدیہ اوکاڑہ۔ عبداللہ عابد بلوچ خطیب 69 گ ب جڑانوالہ 0300-6977112)

مسجد زیر تعمیر ہے

جامع مسجد محمدی اہلحدیث نعیم ٹاؤن نزد ملکہ کوبالہ سرگودھا روڈ فیصل آباد جو کہ زیر تعمیر ہے تمام احباب دل کھول کر مسجد کے ساتھ تعاون فرما کر فرمان نبوی کے مطابق جنت میں گھر بنوائیں۔

(رابطہ نمبرز: 0305-8067134/0322-6049340)

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104
LAHORE

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف: جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمدللہ اپنے تعلمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 28 قابل اور محنتی اساتذہ کرام تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ: حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ، رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ (تاسیس اول: 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ۔ تجدید تاسیس: 1947ء لاہور)

شعبہ جات: جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے: (1) تحفیظ القرآن الکریم (2) شعبہ تجوید قراء ت (3) درس نظامی (4) وفاق المدارس السلفیہ (5) دارالافتاء (6) تصنیف وتالیف (7) فن مناظرہ (8) دعوت والارشاد (9) کمپیوٹر لیب (10) طب اور اس کے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سعودی جامعات میں داخلے کے مواقع: جامعہ اہلحدیث کے طلباء کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع

وظائف: ہر ماہ طلباء کے لیے معقول وظائف

سالانہ اخراجات: جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام وملازمین کی تنخواہوں سمیت ایک کروڑ چودہ لاکھ سے تجاوز کر چکا ہے جو کہ اللہ تعالی کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ: اللہ تعالی کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے بیسمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی ورہائشی بلاک، کچن اور ڈائنگ ہال مکمل ہو چکے ہیں جبکہ مزید دو فلور کی اشد ضرورت ہے۔ جس کا تخمینہ تقریباً 80 لاکھ روپے ہے۔

اپیل: یہ تمام کام اللہ تعالی کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں اس لیے مخیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 7-0286-0107066 یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور، پاکستان

منجانب: حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلی جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور 0300-9476230/042-37656730